اطلاع عام

مطبع عزیز دکن کمال فخر و مسرت سے اطلاع دیتا ہی کہ سر لیپل گریفن بہادر سابق رزیڈنٹ سنٹرل انڈیا ایجنسی حال مقیم انگلستان کا دلچسپ اور بامعنی جو آپ نے عالیجناب نواب محسن الملک محسن الدولہ منیر نواز جنگ مولانا سید مہدی علیخان بہادر معتمد پولیٹکل و فنانس سرکار عالی نے کمال لیاقت اور حذاقت سی تحریر فرمایا اور یورپ کے مشہور و معروف رسالہ انیسوین صدی (نائن ٹینتھ سنچوری) مین طبع ہوا تھا - اس مطبع نے ترجمہ ہو کر حسب اجازت و عطاے حق تصنیف کتابی صورت مین مشتہر کیا گیا ہی - جن حضرات کو مطلوب ہو ۸ / نقد علاوہ محصول ٹپہ خانہ بھیجکر مطبع عزیز دکن واقع دیوانکی ڈیوڑہی یا دوکان سید عبد الرزاق اینڈ کمپنی تاجران چارکمان حیدرآباد دکن سی طلب فرمالین - اس لاجواب تحریر پر جسقدر اعلی رائین اور تفصیلی ریویو انگریزی نامی گرامی اخبار و ن نے مشتہر کئے ہین مطبع نے انکا ترجمہ بھی پایان رسالہ مین صحت کے ساتھہ درج کر دیا ہی اور ایک زمانہ سی گھر بیٹھے معرفی ہو جانیکی خاطر نواب صاحب ممدوح کی اصلی شبیہہ بھی صفحہ سر ورق ہذا پر چھاپ دی ہی جو بجای خود ایک مجسم نعمت ہر مشتری رسالہ ہذا کے لئی ہی - امید ہے کہ شائقین دیر طلبی کو کام نہ فرمائین گی -

مالکان مطابع ہماری اجازت کے بغیر اس رسالہ کو بجنسہ یا رد و بدل کرکے نہین چھاپ سکین گے - اور اگر ایسا ہو تو وہ خود قانونی مواخذہ کے ذمہ دار ہون گے -

مطبع عزیز دکن مین ہر قسم کی عمدہ سے عمدہ اور اقسام کی لیتھوگرافکل چھپائیان چھپتی ہین - عمدگی اور کفایت کے ہم ذمہ دار ہین - ارباب تصنیف و تالیف اور تاجرون کو ضرور اس کفایت اور عمدگی کی قدر کرنی چاہیے کہ ہمارا اور انکا دونون کا فایدہ ہے فقط -

المشتہر

محمد رفیع الدین مالک و مہتمم مطبع عزیز دکن

حیدرآباد

قیمت فی جلد ۱۲ / حالی

دکھائی وہ بہت کچھ داد کے قابل ہے —

افسر الاخبار حیدرآباد مطبوعہ ۴ دسمبر ۱۸۸۹ء

نواب محسن الملک بہادر نے سر لیپل گریفن کے لکچر کا جواب چہپوا کر اپنے دوست آشناؤن مین تقسیم فرمایا اور سطیع والون کو بہی دیا - فی الاصل نواب صاحب نے اس موقع پر ہندوستان کا نام رکہہ لیا اور بقول بعض ہمعصرون کے محسن ہند کے مصداق ہوئے - ہم کو انتظار تہا کہ رامپور یا راجپوتانہ کی ریاستین آخر کیا جواب دیتی ہین لیکن شکر ہے کہ یہ فتح بہی ہمارے عالی خیال بلند فکرت روشن دماغ پولٹیشن کے نام منسوب ہوئی جسکا احسان سب دوسری ریاستون پر ہے —

محسن الملک بہادر کو ایک معزز صلہ کا ملنا

ہمین معلوم ہوا ہے کہ اڈیٹر و مہتمم رسالہ نائن ٹینتھ سنچری نے نہایت درجہ کی قدردانی اور اعلی درجہ کے شایستہ امتیاز سے نواب محسن الملک بہادر کو ایک انعام تین سو روپیہ کا اسی انتخابی مضمون کے صلہ مین دلاکے بہیجا ہے - مبارک ہو۔

تمت

سر لیپل گریفن کے لکچر کا

جواب

از

نواب محسن الملک بہادر

مع رای اخبارات

مطبع عزیز دکن مین باہتمام محمد رفیع


شبیہ
نواب محسن الملک بہادر



سر لیپل گریفن کے لکچر کا جواب

نوّاب محسن الملک بہادر کی طرف سے

سر لیپل گریفن نے جو لکچر کلونیل انسٹیٹیوٹ لندن مین گزشتہ جون مین دیا تھا
یر ہندوستان بھر کے خیالات رجوع ہو گئے ہین، اور مین خوب سمجھ سکتا ہون
ں جلسہ مین وہ لکچر دیا گیا تھا وہان بھی وہ بہت ہی پسند کیا گیا ہوگا اور نہایت
ق سے سامعین نے اوسی سُنا ہوگا —

سر لیپل گریفن ایک مشہور اور نہایت قابل شخص ہین، اونکو ہندوستان کا
ما اور ہندوستانی ریاستون کا خصوصًا بہت کچھ تجربہ ہی — اور اونکی قوت بیانیہ
ی بڑہی ہوئی ہی کہ جس مضمون کو وہ بیان کرنا چاہتے ہین اوسکی تصویر کھینچ دیتے
، اور سُننے والے اونکی کھینچی ہوئی دلکش تصویر کو دیکھکر محو حیرت ہو جاتے ہین
لئے جو کچھ وہ کہتے ہین سُننے والون کے دل ضرور اسطرف رجوع ہوتے ہین —

سر لیپل گریفن نے دیسی ریاستون کی بدانتظامی کی جو تصویر کھینچی ہی وہ
چ ہو یا نہو، مگر اسمین کچھ کلام نہین کہ جو تصویر اونھون کھینچی ہے وہ بڑی دلکش
بھانے والی ہی، اور اسمین ایک اوستاد اور کامل مصوّر کی دستکاری کی

انشانیان پائی جاتی ہین - جب سے ہمنے سُنا تھا کہ وہ لکچر دینے والے ہین ہم
اسکے مشتاق اور منتظر تھے ، آخر وہ لکچر ہماری نگاہ سے گزرا اور ہم اپنی امید مین [illegible]
نہین ہوے -

سر لپیل کی تشخیص سے پایا جاتا ہی کہ ہم اون تمام مرضون مین مبتلا ہین جو ا[illegible]
کو ہوسکتے ہین ہمارے تمام بدن مین بیماری سرایت کر گئی ہو - اور کوئی حصہ بھی ایسا نہ[illegible]
جسکو ہم مرض کے اثر سے محفوظ کہہ سکین - اگرچہ مریض خود نہین جانتا ہی مگر وہ نہا[illegible]
حالت مین ہے ، طبیب نے بیشک نہایت اچھا کام کیا کہ ہماری بالین پر بغیر طلب
حاضر ہوا ، لیکن کیا اوسکی تشخیص صحیح ہی ؟ حقیقت یہہ ہے کہ اونھون نے ا[illegible]
[illegible]ب پر کیا ہی ، اور سوا تین چھوٹی ریاستون کے جنکے نام اونھون نے لئے
[illegible] دیسی ریاستون پر سخت الزامات قایم کئے ہین - اور اونکی بدانتظامی کو
بیان کیا ہی - ہندو راجون کی نسبت کہا ہی کہ وہ اپنی مسلمان رعایا پر ظل[illegible]
[illegible] اور مسلمان رئیسون پر جرم لگایا ہی کہ وہ اپنی ہندو رعایا کے ساتھ جابرانہ
[illegible] ہر نیٹیو اسٹیٹ مین حتی کہ اون دیسی ریاستونمین بھی جہان غیر قوم کی عمل[illegible]
[illegible] اونکی رای مین دیسی گورنمنٹ کا اصول یہ ہی کہ کاشتکارون سے اتنا بھار[illegible]
لیا [illegible] جسکو وہ ادا نکر سکتے ہون ، اور رعایا پر بیرحمی کے ساتھ ظلم کیا جاوے .

سر لپیل گریفن کو گو شمالی اور مغربی افغانستان اور راجپوتانہ کا بہت بڑا تجر[illegible]
[illegible] دیا جنوبی ہندوستانمین شاید آسے بھی نہین ، لیکن اوسکو بھی اونھون نے نہین
[illegible] ہر ارادہ دوسرونکی طرف سے لڑینگا نہین ہے کیونکہ جنپر حملہ کیا گیا ہی وہ خو[illegible]
حفاظت آپ کرنیکی قابلیت رکھتے ہین ، مگر یہہ ایک ضروری فرض ہی کہ اون

رف سی کچھہ کہون جس سے میرا تعلق ہی - اور جہان کی ملازمت مین مین نے اپنی عمر کے

ی پندرہ سال بسر کئے ہین —

دیسی ریاستون کے انتظام کی نسبت جو کچھہ سر لپیل گریفن نے بیان کیا ہی، اوسکا

منشاء یہہ ہی کہ ان ریاستونکا اصلی مقصود صرف ظلم کرنا ہی - نہ اونکو انصاف کرنیکا کوئی خیال ہی

اپنی رعایا کی بہبودی کی مطلقاً پروا کرتی ہین - جہانتک کہ حیدرآباد سے تعلق ہے، مین

ب فرضی خیالات کے مقابلہ اور تکذیب پر آمادہ ہون، اور ضرور یہ بات پایۂ ثبوت

نچا دونگا کہ تیس سال سے زیادہ عرصہ سے اس سرکار نے ترقی اور اصلاح کے لئے حتی الامکان

شش کی ہے اور باوجود بہت سے بڑی بڑی دقتون کے پیش آنیکے اپنی رعایا کی حالت

ستی کرنیمین مشغول رہی ہے - مین صرف اس ریاست کی کامیابیون پر شیخی بگھارنا

ن چاہتا، بلکہ جو خرابیان ابتک باقی ہین اونکو بھی مین ہرگز نہ چھپاونگا، اور صرف واقعات

ن کرکے اسباب کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑ دونگا کہ ہندوستان کی یہ سب سے بڑی ریاست

ن الزامات کی سزاوار ہے یا نہین جو سر لپیل گریفن نے اوسپر لگائے ہین - مجھے

یت ہ ہی کہ اپنے جواب کو مدلل کرنیکے لئے مجھے کچھہ تفصیلی واقعات اور حسابات بیان کرنے

ینگے اسلئے کہ اگر میرے درجہ کا کوئی آدمی سر لپیل گریفن کے الزامات کا صرف انکار ہی

رکرے تو اوس انکار کی کوئی وقعت نہین ہوسکتی ہی، اور چونکہ سر لپیل گریفن نے عام طور پر

الزامات لگائے ہین اسلئے کسیقدر تفصیلی حالات لکھنے کے سوای نہ مین اونکا جواب دیسکتا ہون

نہ اپنے کلام کو پایۂ ثبوت پر پہونچا سکتا ہون —

سر لپیل گریفن نے دو قسم کے الزامات ہمپر قایم کئے ہین - اول تو وہ کہتے ہین

اپنے ہندو رعایا پر ظلم کرتے ہین، ہم کاشتکارون سے اوسقدر محصول وصول کرنیکی

کوشش کرتے ہین جنکے ادا کرنیکی اونہین استطاعت نہین ہے، ہر عدالت کی کرسی پر
رشوت کا بازار گرم ہے - بد انتظامی تعجب خیز ہی، ظلم اور زیادتی ایک معمولی بات ہی
ادنی سے لیکر اعلی درجہ کے عہدہ دار سبکے سب رشوت خواری کے مرض مین مبتلا ہین
دوسری یہ کہ ہم مین مذہبی جوش اور مادہ پولٹیکل سازشون کا ہی، یعنے ہماری خیر خواہی
پورے اطمینان کے لایق نہین ہے -

پہلے الزام کے سیاہ اعمالنامہ سے چونکہ سر لیپل گریفن نے براہ مہربانی میرا نام
مستثنی کیا ہی، اسلئے مین امید کرتا ہون کہ میرے کلام اور اون واقعات کو جو مین
اونکے الزامات کے جواب مین پیش کرنا چاہتا ہون وہ کسیقدر اعتبار کی نظر سے دیکھینگے
بد انتظامی اور ظلم کی نسبت مین کہہ سکتا ہون، کہ سر لیپل گریفن کا بیان البتہ اوس حالت
کی صحیح تصویر ہو سکتا ہی جو حیدر آباد مین ۳۵ سال کے پیشتر تھی، مگر اوس زمانہ کے
بعد سے اس ریاست نے روز بروز ترقی کی ہے اس ترقی کی کیفیت سلسلہ وار بیان
کرنیکے لئے اس موقع پر پوری گنجایش نہین ہے، اور شاید اوسکی زیادہ ضرورت بھی
نہین ہے، کیونکہ سر سالار جنگ اول نے اپنے سی سالہ انتظام مین جو کچھ کیا ہی، اوسکا
حال ابتک انگریزی ناظرین کی یاد مین یقیناً تازہ ہوگا مجھے صرف اسقدر کہنا کافی ہے
کہ اونہون نے ایک ایسی ملک کو جسمین ایک کروڑ سے زیادہ کی آبادی ہی مفلسی،
بدعملی، بربادی، اور دیوالہ پن کی حالت مین پایا تھا اور وہ اسی امن و امان آبادی
اور سرسبزی کی حالت مین چھوڑ گئے - اس کامیابی کے حاصل کرنیکے واسطے
اونکو ہر ایک علاقہ مین اصلاحین اور درستیان کرنی پڑین، جنکے کرنیمین باوجود سخت مخالفتون
کے وہ کبھی پسپا نہین ہوئے، اور اس سے کسیکو انکار نہین ہی، کہ اونکی کوششون مین بڑی

کامیابی حاصل ہوئی - منجملہ اون بڑے اصلاحون کے جو اونہون نے کی تھین، سب سے بڑھکر
پیمایش و بندوبست کا کام جاری کرنا تھا - پندرہ سال ہوئے کہ یہ کام اوسی اصول پر
شروع کیا گیا جو احاطہ بمبئی مین مروج تھا - یہ اصول اوس سے زیادہ سرسری طور کا تھا
جو احاطہ مدراس مین جاری ہی جہان زمین کی پرت بندی بہت باریکی کے ساتھ کیجاتی ہی -
مرہٹواری یعنی اس ملک کے مغربی اور جنوبی مغربی حصونمین پیمایش کا کام فوراً جاری
کیا گیا - حالانکہ مدراس مین صرف ایک ضلع کے بندوبست کے لئے دس سے پندرہ سال
تک کا عرصہ درکار ہوتا ہی یہان ہمنے گزشتہ پندرہ سال مین اسقدر حصہ ملک کا بندوبست
دیا ہے جسمین مدراس کے چار ضلع بن سکتے ہین، جتنی عجلت کے ساتھ بصحت کام
سکتا ہی وہ اس کام کے انجام دینے مین عمل مین لائی گئی ہے - جب کسی ضلع کے
تعلقہ کی پیمایش ختم ہوچکتی ہی تو فوراً وہان نیا دہارہ جاری کردیا جاتا ہے -
شتہ تک اسی ایک کام پر ہو لک روپیہ اگر روپیہ کی قیمت دو شلنگ شمار کیجاوے
لاکھ چالیس ہزار پونڈ صرف ہوئے ہین اور چھ ہزار سات سو اڑسٹھ گانون کا
بست جنکی جمع ہو لک روپیہ ہے بصرف دو آنہ دو پائی فی ایکر ہوا ہی - خرچ کی
ار سرکار عظمت مدار کے خرچ کی مقدار سے کم ہی، اور چونکہ امتحان کرنے سے یہان
یش صحیح ثابت ہوئی ہے، اسلئے صاف ظاہر ہے کہ یہ کام نہ صرف عجلت
کے ساتھ ہوا ہی بلکہ کفایت سے اور عمدہ طور پر بھی - اس محکمہ کے افسر اعلیٰ اب
مسٹر اے جی ڈنلاپ ہین، جو ایک تجربہ کار انگریزی عہدہ دار ہین اور برار
کمیشن سے خاص طور پر اونکا انتخاب کیا گیا ہے - اسوقت آدھے ملک سے
زیادہ مین پیمایش و بندوبست کا کام ختم ہوچکا ہے، اور زیادہ تر عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے

کہ ان اضلاع بند و بست شدہ کے کاشتکار جس حدتک کہ مالی انتظام سے تعلق ہے ویسی ہی
خوشحال ہیں جیسی کہ رعایائے سرکار عظمت مدار کے - ہمارہ کی واجبیت کا ثبوت اس سے
بہتر نہیں ہوسکتا، کہ اکثر تعلقات میں قریباً کل قابل زراعت زمین کو کاشتکاروں نے
نہایت شوق سے لے لیا، اور بیرونی انگریزی علاقہ کی رعایا بھی اس ملک میں آکر
آباد ہوئی ہے، اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بیرونی علاقوں کی رعایا کو ایسے
ملک میں بقول سر لیپل گریفن ظلم اور زیادتی کا مسکن ہے آباد ہونیکے لئے کوئی کشش تھی
زراعت میں اسقدر ترقی ہوئی کہ منجملہ [illegible] لک کے جو پیمایش و بند و بست میں صرف
ہوئے [illegible] لک سے زیادہ قریباً بالکل اسی مد سے وصول ہو گئے ہیں - مالگزاری اسقدر
آسانی کے ساتھ وصول ہوتی ہے کہ سال گذشتہ کے اختتام پر بقایائی واجب الوصول
کی مقدار صرف برائے نام تھی، یعنے مطالبہ پر حقیقی وصول کی مقدار ۹ ۰ ۹ ۹ [illegible] -
میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ مسٹر اے جی ڈنلاپ محکمہ پیمایش و بند و بست کے
افسر ہیں یہ صاحب انسپکٹر جنرل مالگزاری بھی ہیں - میں انکی ایک حال کی رپورٹ
سے اسموقع پر صرف ایک انتخاب درج کرتا ہوں وہ حسب ذیل لکھتے ہیں -
"مجھے اس بات کے کہنے میں مطلق تامل نہیں ہے کہ مرہٹواری کے اضلاع میں
بند و بست کا کام احاطہ بمبی کی پیمایش کے اصول پر ختم ہوچکا ہے، وہان کی رعایا کی
حالت جہانتک کہ مالی انتظام سے تعلق ہے، سرکار انگریزی کی رعایا کی حالت سے
مساوی ہے زمین کے قبضہ کے متعلق حقوق کی محافظت، اور مالگزاری کے [illegible] کے
لحاظ سے ان اضلاع کی رعایا کسی اور علاقہ کی رعایا سے کسیطرح کم نہیں ہے"
یہ تو کیفیت ان اضلاع کی ہے جہاں بند و بست ختم ہوچکا ہے، مگر ابھی تک ممالک محروسہ

سرکار عالی کا ایک چھوٹا حصہ باقی ہے جو تلنگانہ کے نام سے مشہور ہی اور جہان جدید بندوبست کا کام اب شروع ہوا ہی - مین صاف تسلیم کرتا ہون کہ اس تلنگانہ مین ابتک وہ بڑے بڑے نقص باقی ہین جو پندرہ سال کے پہلے کل ممالک محروسہ سرکار عالی مین تھے نہ صرف دہارہ یکسان ہی نہ ہونیکی شکایت ہی ، بلکہ بعض صورتون مین دہارا سخت بھی ہی اور بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے کہ سر لیپل گریفن کے بیان کے موافق محصول کی مقدار اسقدر سنگین ہی جو کاشتکارون سے ادا نہین ہوسکتی - اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ اگر سر لیپل کو معلوم ہو کہ بعض ایسی صورتین بھی ہین کہ جنمین رعایا سے ۵ یا ۱ روپیہ تک فی ایکڑ محصول وصول کیا جاتا ہی تو وہ فوراً کہدینگے کہ اونکا مقدمہ ثابت ہو گیا ، اور واقعی کاشتکارون سے اسقدر رقم وصول کیجاتی ہی جسکے ادا کرنیکی وہ استطاعت نہین رکھتے مگر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان اضلاع مین کبھی پیمایش نہین ہوئی ہے ، بقاعدہ طور کی پیمایش کے قواعد پر عمل کیا جاتا ہی ، اور جب کبھی ایسی صورتونمین تنقیح کی گئی ہی تو ثابت ہوا ہے کہ کاشتکار جو روپیہ فی بیگہ ادا کرتا ہی وہ درحقیقت پانچ بلکہ پانچ سے زیادہ بیگہ اراضی کے کاشت کرتا ہی - جن اضلاع کا کہ اب مین ذکر کر رہا ہون ، اونمین بڑی مقدار جنگلون پہاڑون اور اراضی بنجر کی ہے ، خشکی کی زراعت کی بہت کم قدر ہے بلکہ خاص اصلی پیداوار چانول و نیشکر کی ہی جسکی زراعت اون تالابون کے نیچے ہوتی ہے جو پہاڑون کے بیچ مین واقع ہین ، اور جب ان تالابون مین پانی نہین آتا ہی تو رعایا کو معافی دیجاتی ہے ، مگر جب پانی آتا ہے تو پیداوار واقعی بڑی قیمتی ہوتی ہے باایں ہمہ اسمین شک نہین ہے کہ اس ملک کا دہارا بعض حصونمین زیادہ ہے ، اور جب تک کہ وہ گھٹایا نہ جاوے اوسوقت تک پوری شادابی اور سرسبزی کی کم امید

ہوسکتی ہے اس امر سے سرکار بخوبی واقف ہے اور پیمایش و بندوبست کا کام نہایت جلد ختم کردے جانیکی کوشش مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا جاتا ہے مگر پیمایش و بندوبست کا کام ایسا ہے جو رفتہ رفتہ ختم ہوسکتا ہے اور ہر جگہہ فوراً جاری نہین کردیا جاسکتا۔ اس امر کو تسلیم کرنا ضرور ہے کہ ہمارے یہان کا کام بغیر کسی ضروری تاخیر کے ہوا ہے اور جب کبھی کسی خاص طرز کارروائی کو اختیار کرنیکی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو ہماری سرکار اوسکی اجرائی کے لئے خرچ کی خاص منظوری دیتی ہے ۔

زمانۂ حال کے ہندوستان کی گورنمنٹ جس بات کے لیے زیادہ ناموری اور تعریف کے قابل خیال کیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ بنی نوع انسان کے جان کی حفاظت کی زیادہ کوشش ہوئی ہے اور کبھی جب وہ قحط کی مصیبت مین مبتلا ہوتے ہین تو اونکی تکالیف کے کم کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا جاتا ۔ اوسکی نسبت دیکھنا چاہیے کہ ہم نے کیا کیا اور کیا کرتے ہین ۔

زمانہ سابق مین کسی قسم کا باقاعدہ طریقہ قحط کی تکلیف دفع کرنیکا نہین تھا کبھی کبھی اور کہین کہین اس مصیبت کے رفع کرنیکی کوشش کیجاتی تھی چند مقامات مین کھانا دیا جاتا تھا لیکن عموماً بیچارے دیہاتی لوگ گانون مین مرے پڑے رہتے تھے گزشتہ ۳۵ سال کے عرصہ مین اس صوبہ مین کم سے کم چھہ مرتبہ قحط پڑا اور پانچ قحطون مین ہر ایک قحط سالی کے وقت بہت کم رقم قحط کے کامون مین صرف کی گئی جسکی مقدار جملہ ؏لکھ روپیہ تھی ۔ مگر ان پانچون مین کوئی قحط ایسا نہ تھا جسکی مصیبت بہت زیادہ شدید ہو اور ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ء تک ہمین معلوم نہوا تھا کہ حقیقی قحط کیسا ہوتا ہے ، مگر اوس زمانہ مین ہمنے اپنا بندوبست اسقدر چستی کے ساتھہ کیا اور اتنی بڑی رقم صرف کی کہ حیدرآباد مین

اموات کی تعداد بمبئی اور مدراس کے متصلہ اضلاع کے مردون کی تعداد سے بہت کم ہوئی اگرچہ تکلیف کی سختی بہت تھی، لیکن اوسکے دور اور کم کرنیکی کوشش مین کوئی وقیقہ اوٹھا نہین رکھا گیا ۱۸۷۶ء کے شروع ہی سے ملک کی حالت کی طرف توجہ کی گئی، اور جب جون و جولائی کی کمی بارش کی کیفیت معلوم ہوگئی تو ایک باقاعدہ طرز کارروائی کا اختیار کیا گیا مختلف اقسام کے کارہائے امدادی جاری کرنیکی تجویز ماہ اکتوبر مین سرکار مین پیش ہوئی اور ابتدا دسمبر مین اونکو آغاز کر دیا گیا۔ ایک خاص مجلس انتظام قحط کی قایم کیگئی اور اسپیشل کمشنر ضلاع قحط زدہ کو روانہ کئے گئے جبکہ گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے فمین دیلیگیٹ سر رچرڈ ٹمبل ۱۱ جنوری ۱۸۷۷ء کو حیدر آباد آئے، تو اونہون نے اون تجاویز کو جو عمل مین لائی گئی تھین کافی خیال کیا، اور یہ رپورٹ کی کہ "انتظامات جو آنیوالی مصیبت کے دفع کرنیکے لئے کئے گئے ہین اوسکی نسبت سرکار نظام کی عاقلانہ دوراندیشی قابل تعریف ہی۔ اضلاع ممالک محروسہ نظام مین جسقدر اندیشہ شروع مین تھا، اوسکے معاملہ مین مصیبت کم ہوگئی، اور توقع کیجاتی ہے کہ ان تجاویز کی وجہہ سے سرحدی اضلاع سرکار عظمت مدار مین قحط کی مصیبت کا دباؤ اور زور زیادہ ہونے پاویگا"، قحط کا خرچ کارہای امدادی مین [illegible] ہے، اور محتاج خانون کے متعلق [illegible] اور معافی جمع کے بابتہ [illegible] جملہ [illegible] تھا، اگر روپیہ کی قیمت دو شلنگ قرار دیجاوے تو [illegible] پونڈ کا خرچ اس قحط مین ہوا۔ کیا ان واقعات کو سامنے رکھکر سر لیپل گریفن ہمپر ظلم و زیادتی اور بے پروائی کا الزام لگا سکتے ہین یہان تک تو مین نے اس ریاست کے صرف مالی انتظامات کا ذکر کیا ہی، لیکن ہماری سرکار کی اصلاحات اور ترقیات صرف اسی ایک علاقہ پر محدود نہین رہے ہین، اور یہ سہل طور سے سمجھہ مین آسکتا ہی، کہ جب کہ انتظام مالگزاری چالیس برس کے بیشتر ایسی ابتر

حالت مین تھا، تو اسوقت دوسرے علاقہ جات مین بھی ایسے ہی ابتریان پھیلی ہوئی تھین، اور ہر ہر جگہہ جہالت رشوت ستانی اور بدانتظامی کا بازار گرم تھا - ایک قصہ مجھے یاد آتا ہے جسکی تصویر چند لفظون مین سننے والون کے سامنے آجاتی ہے، اور جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ۲۵ برس کے پیشتر حیدرآباد مین عدالتی انصاف کی کیا حالت تھی - اوس زمانے مین نہ کوئی ہائی کورٹ تھا نہ لایق جج تھے ایک قانون دان مولویصاحب کے تفویض انتظام عدالت تھا یہ مشہور قصہ ہے کہ اون کے اجلاس مین ایک روز ایک دعویدار آیا، اور اوس نے یہ دعوی کیا، کہ میرے دشمن نے مجھے ضرر پہونچایا ہے یعنے جادو کرکے میرے بیٹے کو بیٹی بنا دیا ہے مدعی علیہ گرفتار ہوا اور سماعت مقدمہ کے لئے ایکدن مقرر کیا گیا - اور مولوی صاحب نے امور تنقیح قایم کرنی شروع کئے - پہلا امر تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا شرع محمدی کے موافق جادو کرنا جایز ہے یا نہین، اور دوسرا امر تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا جادو کرکے لڑکے کو لڑکی بنا دینا ممکن ہے یا نہین، اور جب یہ دونون امور مفید مدعی ثابت ہوئے تو مولوی صاحب نے شہادت لینی شروع کی اور یہ شہادت اس مضمون سے پیش ہوئی کہ مدعی کا لڑکا ایک دیول مین صبح کے وقت گیا اور جبکہ وہ اوسمین داخل ہوا تو بیٹا تھا اور تھوڑی دیر کے بعد جب وہ وہان سے باہر نکلا تو بیٹی ہو گیا تھا - یہ شہادت کافی خیال کیگئی، مدعی علیہ پر جرم ثابت ہو گیا اور فتوی دیتے وقت مولوی صاحب نے کہا کہ سحر کرنا ممکن ہے اور اوسکی سزا قتل ہے مگر بنظر ترحم کے صرف قید کی سزا دیگئی اور وہ مجلس ہی مین مرگیا -

جبکہ خاص بلدہ مین ایسے واقعات پیش آتے تھے تو اضلاع مین جو کچھہ گذرتا ہوگا اوسکا سمجھہ لینا سہل ہے - قانون اور انصاف کے پردہ مین ایسی ایسی باتین کیجاتی تھین،

کہ جسکو یاد کرنے سے انسان کا خون جوش کرتا ہے، غرض بدعت، ظلم، رشوت ستانی کے سوا کچھہ نہ تھا۔ سالہا سال تک لوگ محبس مین بلا تحقیقات مقدمہ کے پڑے رہتے تھے۔ جبکہ ایک دفعہ زیر حراست ہوگئے تو پھر اون کو کوئی یاد بھی نکرتا تھا اور پڑے سڑا کرتے تھے۔ اس موقع پر مین اپنے یہان کے ایڈمنسٹریشن رپورٹ سے صرف ایک انتخاب ذیل مین درج کرتا ہون۔

" موجودہ صدی کے ابتدائی ۲۵ سال مین مثل دیگر سررشتہ جات کے عدالتون کی حالت نہایت ابتر تھی۔ اضلاع مین کسی قسم کے باقاعدہ عدالتین نہ تھین، سوداگر اور مہاجن مسلح عرب اور روہیلہ رکھکر اپنی حفاظت خود آپ کرتے تھے، جب کوئی قرضخواہ اپنے قرضدار سے اپنا روپیہ وصول کرنا چاہتا تھا، تو اوسکی کارروائی بالکل سرسری طور سے ہو جاتی تھی، یعنے اوسے ڈگری وغیرہ حاصل کرنیکی کوئی ضرورت نہ پڑتی تھی بلکہ وہ خود اپنے مسلح ملازمون کے ذریعہ سے اپنے قرضدار کے گھر کی ضبطی کرلیتا تھا، اور اوسپر بھی اوسکے مال موجودہ سے اوسکے قرضہ کی ادائی نہین ہوتی تھی تو وہ جس قسم کی سزا مناسب سمجہتا تھا دیتا تھا، اس سے کچھہ بحث نہ تھی کہ آیا کوئی شخص مجرم ہے یا بیگناہ ہے، جنکے پاس روپیہ نہین ہوتا تھا وہ محبس کو بھیجدئے جاتے تھے جہانکہ وہ سالہا سال بغیر تحقیقات مقدمہ پڑے رہتے تھے، اور جس فریق کے پاس روپیہ ہوتا تھا وہ جو کچھہ چاہتا تھا کرتا تھا، اوسے کوئی سزا نہوتی تھی، ان تمام بے عنوانیون کی اصلاح اور درستی سر سالار جنگ کے وقت مین ہوئی، اور جبکہ ضلعبندی ہوئی جسکو پچیس ۲۵ برس ہوتے ہین تو ہر ایک ضلع مین ایک عدالت قایم کی گئی، اور عدالت ماتحت سے عدالتہای صدر مین مرافعہ دایر ہونے لگے، اور اونکا مرافعہ خود مدار المہام کے

پاس ہوتا تھا - پھر ۱۸۶۲ء مین ایک مجلس عالیہ عدالت خاص حیدرآباد مین قایم کیگئی جسمین عدالتہاے اضلاع کے مرافعہ سنے جانے لگے، اوراس عدالت مین ایک میر مجلس اور چار رکن مقرر کئے گئے، جب ۱۸۸۴ء مین ہمارے حضرت مسندنشین ہوئے تو عدالتون کی درستی اور اصلاح پر فوراً توجہہ فرمائی، اور جو تجویزین کہ مرحوم سر سالارجنگ نے تمام ممالک محروسہ کے عدالتون کی اصلاح کے لئی کی تھین، اور اپنے ناگہانی وفات کے سبب سے پورا نکرسکے تھے اوسکے عمل مین لانے کے لئی اپنا منشا ظاہر فرمایا، چنانچہ مطابق اوسکے مدارالمہام وقت نے اوسے پورا کیا، اور سمت غربی مین دیوانی کے کامون کو علیحدہ کر کے عدالتہاے منصفی قایم کی گئین، اور چار ضلعون کے واسطے ایک ناظم اور سمت مین ایک ناظم صوبہ مقرر کیا گیا، جسکے فیصلہ کا آخری مرافعہ بلدہ کی مجلس عالیہ عدالت مین ہوتا ہے، اور اوسکے لئی ایک خاص ضابطہ کارروائی مقرر کیا گیا ہے - محابس مین بھی قیدیون کے آرام کے لئے بہت کچھہ اصلاحات کی گئین -

ظلم اور زیادتی کا انسداد اسطرحپر کیا گیا ہے کہ پولیس کی جمعیت بالکل اوسی قاعدہ پر جو صوبہ جات انگریزی مین ہین زیر حکم ایک لایق انگریزی افسر کے قایم کی گئی ہے، اس جمعیت کی تعداد ۱۰۰۸۵ آدمی اور خرچ پچیس لاکھہ روپیہ ہے -

صیغہ تعلیمات مین بھی گزشتہ چند سالون مین بہت جلد ترقی ہوئی ہے - گویہ ترقی جیسی کہ چاہئیے ابھی نہین ہوی، اگرچہ زمانہ سلف مین ایک معقول تعداد کالجون اور مدرسون کی قایم ہوئی تھی، اور سرکار سے عطیات بھی مقرر ہوے تھے، مگر صدی گزشتہ کی مصیبت اور نیز صدی حال کی ابتدائی ۲۵ سال کے مالی دقتون کی وجہہ سے، اون مدارس کے عطیات یا تو برابر ادا نہین کئے گئے، یا اونین

کسی دوسرے طرح سے تصرف کیا گیا، اور جبکہ ۱۸۵۳ء مین سر سالار جنگ دیوان ہوے
تو حیدرآباد بھر مین ایک بھی کالج یا مدرسہ نہ تھا کہ جسکی امداد سرکار سے ہوتی ہو اونکے
دیوانی کے دوسرے سال مین مدار المہام کے عطا کئے ہوئے مکان مین مدرسہ علوم
مشرقی کھولا گیا، جسکے اخراجات کے لئے سرکار سے ایک معقول رقم منظور کی گئی -
پانچ برس کے بعد ہر ایک تعلقہ مین دو دو مدرسے یعنی ایک فارسی اور دوسرا ملکی زبان
کا جاری کیا گیا - نو برس کے بعد یعنی ۱۸۶۷ء مین تعلیمات کا ایک جداگانہ سررشتہ
باتحتی صدر المہام متفرقات قایم کیا گیا، اور ایک انگریزی سررشتہ تعلیمات کا معتمد
مقرر ہوا - اسوقت مین ۱۲۵ سرکاری مدرسہ کل ممالک محروسہ سرکار عالی مین تھے
لیکن کوئی مواد ایسا موجود نہین ہی جس سے ان مدارس کے درجون اور آمد و خرچ اور
مقامات کا حال معلوم ہو سکے بعدہ چند سال کے عرصہ مین تعلیمات کے صیغہ مین بہت
کچھہ نمایان ترقی ہوئی جدید مدارس اور کالج کل ملک مین کھولے گئے، اور آخر کار ۱۸۹۳ء
مین ۷۰۵ مدرسہ اضلاع مین تھے، اور شہر مین علاوہ کالجون اور ہای اسکولون کے
۷ مدرسہ اور تھے، جنمین ۱۲۶۶۹ طالب علم بہ خرچ [illegible] تعلیم پاتے تھے اور سال
مابعد مین خرچ کی مقدار [illegible] ہو گئی - سال گذشتہ یعنی سر آسمانجاہ بہادر کے
دیوانی کی ابتدائی سال مین جسکے بابتہ رپورٹ موجود ہی، اس خرچ کی مقدار [illegible]
تک پہونچ گئی تھی - تنقیحات حسابی کی رو سے معلوم ہوتا ہی کہ سال مذکور مین جملہ ۲۵۰ سرکاری
مدرسہ ۴۲ امدادی اسکول تھے جنمین کل ۲۷۰۰۳ طالب علم تعلیم پاتے تھے، لیکن آخری
حسابات جو آئے ہین اون سے معلوم ہوتا ہی کہ طالب علمونکی تعداد [illegible] ہی اگرچہ اسبات
کو تسلیم کرنا چاہیے کہ اب بھی بہت کچھہ کرنا باقی ہی، مگر جو کچھہ ترقی ہوئی ہی وہ تشفی بخش ہے

اور ہندوستان کے کسی اور صوبہ کے ساتھہ مقابلہ کر سکتی ہے۔
علاقۂ طبابت مین بھی بہت کچھہ ترقیات کی گئی ہین، چار سال کے پیشتر ممالک محروسہ سرکار
مین ۴۸ دواخانہ تھے جب سے اب تک ۱۲ دواخانہ اور کھولے گئے، اور اس علاقہ
کی کل کارروائی سے بہت ترقیات نمایان ہوئین۔ ۱۸۸۶ع مین سات ہزار اشخاص
جراحی کیا گیا، سال مابعد مین اوسکی تعداد چودہ ہزار تک پہونچگئی، ۱۸۸۴ع مین مریض جو
رجوع ہوئے اونکی تعداد ۲۰۸۴۲۳ تھی اور ۱۸۹۳ع مین بڑہکر ۳۱۱۴۵۰ ہوگئے پردہ
نشین عورتون کے معالجہ کا کام اس ریاست مین اوس پرفیض اسکیم کے شایع ہونے
سے پانچ سال پیشتر شروع کر دیا گیا تھا جسنے لیڈی ڈفرن کے نام کو ہمارے دلون مین
ہمیشہ کے لئے قایم کر دیا ہے، اور اوسوقت سے سرکار برابر اس عمدہ کام کی ترقی اور
اور اعانت مین ساعی رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مدار المہام حال نواب سر آسمانجاہ بہادر
کے گورنمنٹ کا نمایان کام تعلیم اور طبابت کی اعانت اور محافظت ہے، اور یہ بات قابل
بیان ہے کہ اونہین کی امداد اور سرپرستی سے اس شہر مین اعلی درجہ کے مسلمان عورتون کے
واسطے ایک ہائی اسکول قایم کیا گیا ہے، اس قسم کا مدرسہ گویا کل ہندوستان بھر مین
اول مرتبہ اسی جگہہ جاری ہوا ہے۔

اعلیحضرت کو سررشتہ طبابت کی ترقی کے طرف جو ذاتی توجہہ ہے، اور جسقدر اپنی
ذاتی امداد سے وہ اوسکو اعانت دینا چاہتے ہین، اوسکی کیفیت اس سے بخوبی سمجھہ
مین آسکتی ہے کہ تھوڑے دن ہوئے کہ ایک سخت اور مشکل جراحی کے عمل ہونیکے وقت
اعلیحضرت بہ نفس نفیس شفاخانہ مین اوسکے ملاحظہ کے لئے تشریف لائے، اور جو سوالات
کہ حضرت نے کئے اوس سے ثابت ہوتا تھا کہ اس کل کارروائی کے طرف اعلیحضرت کو

بہت کچھہ توجہ ہی سرکار کا خیال جو اس فن کی امداد اور ترقی کے لیئے ہی دیکھی گیا
دوسری دلیل یہ ہی کہ کلورافام کے اثر کی تحقیقات کرنے کے لیئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا
اور اوسکے نتایج بہت ہی تعجب خیز ثابت ہوئے اگر وہ تصدیق کو پہونچگیا تو غالباً اوس
سبب سے اوس علاج کے طریقہ مین جسمین دوا کو سونگھا کر مریض بیہوش کیا جاتا ہی ایک
تبدل عظیم واقع ہو جاویگا - اس تجربہ کو پوری شہرت دینے کی غرض سے نواب آسمانجاہ بہادر
الست پونڈ کے جسکے پندرہ ہزار روپیہ سکہ کمپنی ہوتے ہین منظوری دینے والے ہین تاکہ
دو شخص خاص اس فن کے جاننے والے انگلنڈ مین منتخب کرکے حیدرآباد کو تھوڑے عرصہ
کے لیئے بلائے جائین کہ وہ اوس تجربہ کی تنقیح و تصدیق کرین جو ڈاکٹر لاری اور اون کے
اسٹاف کو ہوا ہے -

یہان اسقدر گنجایش نہین ہے کہ تعمیرات عامہ کی تفصیلی کیفیت بیان کیجاسکے صرف
اسقدر بیان کر دینا کافی ہے کہ گزشتہ بیس سال مین دو کروڑ روپیہ سے زیادہ سڑکون اور
آبپاشی کے کام مین صرف کئے گئے ہین رزیڈنٹ سابق مسٹر کارڈری نے جب اس
محکمہ کی ایڈمنسٹریشن رپورٹ کا ملاحظہ کیا تو تحریر کیا کہ اوس سے وہ مسلسل ترقی ثابت ہوتی
ہے - ہمارے چیف انجنیر ایک نہایت قابل اعلی درجہ کے یوروپین عہدہ دار ہین ہماری
ریلوی اب ایک کمپنی کے ہاتھ مین چلی گئی ہے لیکن پہلے جب ریلوی جاری کی گئی تھی تو
اوسمین روپیہ سرکار ہی نے لگایا تھا جسوقت سے ریلوی جاری ہوئی ہے اوسوقت
سے برابر سرکار کی یہی خواہش رہی ہے کہ ملک کی ترقی کے کسی ذریعہ اور کوشش کو
باقی نہ رکھا جاوے - جن علاقون کا اوپر ذکر ہوا وہ زیادہ تر زراعت کی بہبودی کے
متعلق ہین لیکن گورنمنٹ کے ایک اور صیغہ کا حال ابھی بیان نہین کیا گیا ہے جس

ملک کی سرسبزی کی بخوبی جانچ ہوتی ہے - میرا مطلب صیغۂ فنانس سے ہے اس معاملہ کے متعلق مین اس امر کا ثبوت دیسکتا ہون کہ پچھلے ۳۵ سالون مین حیدرآباد نے دیگر دیسی ریاستون کی نسبت جس سے مین واقف ہون کہین زیادہ ترقی کی ہے اس معاملہ کو حتی الامکان مختصر طور پر بیان کرنے کی غرض سے مین ذیل ایک چھوٹا ساتختہ دیتا ہون جس سے سن ابتداء ۱۸۵۳ء جبکہ سر سالار جنگ اوّل نے عہدۂ دیوانی کا جائزہ لیا ہے مختلف زمانون کی آمدنی وخرچ کا حال واضح ہوگا -

سنہ		آمدنی	خرچ
۱۸۵۳ء		[illegible]	[illegible]
۱۸۶۰ء		[illegible]	[illegible]
۱۸۶۵ تا ۱۸۶۹ء	اوسط	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۰ تا ۱۸۷۴ء	״	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۵ تا ۱۸۷۹ء	״	[illegible]	[illegible]
۱۸۸۰ تا ۱۸۸۴ء	״	[illegible]	[illegible]
۱۸۸۵ تا ۱۸۸۸ء	״	[illegible]	[illegible]

ان رقمون مین اسٹیٹ ریلوے و قرضہ کے مدات کی آمدنی و خرچ شامل نہین ہے
اور اون سے ثابت ہوتا ہے کہ آمدنی چوگنی سے زیادہ ہوگئی ہے اور اگرچہ خرچ بھی قریب
چوگنے کے ہوگیا ہے مگر پھر بھی بچت ہوتی ہے —
آمدنی ۵ ۳ سال مین اگر روپیہ کی قیمت دو شلنگ فرض کرلیجاوے ـــــ پونڈ
سالانہ سے ـــــ پونڈ ہوگئی ہے اور یہہ رقم خطیر سابق کی قلیل جمع کی نسبت آسانی
کے ساتھہ وصول ہوتی ہے اور ۱۸۵۳ء کے نسبت اب رعایا زیادہ تر آسودہ اور
فارغ البال ہے درحقیقت اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جاوے تو یہ کل باتین نہایت تشفی بخش
ہین اور یقین ہے کہ اون سے ہماری صاف گو نکتہ چین کی تشفی ہوجاویگی اور وہ
اپنے غلطی پر معترف ہوگئے —
اب مین قریبًا ہر علاقہ کی کیفیت لکھہ چکا ہون اگرچہ اسمین شک نہین کہ کیفیت
جلدی مین لکھی گئی ہے لیکن اسپر بھی اگر مین اسبات کو ثابت نکرسکا کہ ہماری خواہش ترقی
کے لئے اور ہماری کوشش اصلاح کی طرف ہے تو مین بالکل اوس کام مین ناکامیاب ہوا
جسکو مین نے اپنے اوپر لیا ہے —
گو بہت کچھہ ہوچکا ہے تاہم مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ابھی بہت کچھہ کرنا باقی ہے اس ریاست
اور انگریزی صوبہ جات کے درمیان مین کوئی مقابلہ کرنا نازیبا اور ناموزون ہوگا لیکن
اگر آپ کے ناظرین اول اس ریاست کے صرف ۴۰ سال کے پچھلے کی حالت پر نگاہ ڈالدین
اور اوس ترقی پر جو ہوئی غور کرین جو اگرچہ آہستہ آہستہ ہوئی ہے مگر مسلسل ہوئی
ہے اور پھر آجکل کے حیدرآباد کی حالت پر نظر کرین تو اونکو ضرور اسبات کو تسلیم
کرنا ہوگا کہ باوجود بہت سے مشکلات کے ہم سچے دل سے اپنے ملک کی بہتری کے

سے کوشش کر رہے ہین۔

سر لیپل گریفن نے بڑا نام پیدا کیا ہے اور اون کو ہندوستان کا بڑا تجربہ ہے
اسلئے حیدرآباد مین ہم سبھون کو افسوس ہے کہ اونہون نے یہانکی رزیڈنٹی کی خدمت
قبول نکی، مجھے یقین ہے کہ اگر وہ اس خدمت کو قبول کر لیتے تو اگرچہ اونکی تیز نگاہ ہمارے
بہت سے نقصون پر پہنچ جاتی مگر اون کو اپنے انصاف پسند مزاج سے ہماری گورنمنٹ
کی نسبت یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا، کہ یہ گورنمنٹ صدق دلی سے ترقی اور اصلاح کی خواہش
رکھتی ہے۔ اس معاملہ کی نسبت مین اس موقع پر سر الورسینٹ جان کی شہادت دیتا ہون
جو ۱۸۸۸ء مین حیدرآباد کے منصرم رزیڈنٹ تھے، گاہر کر مین ایک ڈنر پر جو اسپیچ
اونہون نے دی تھی، اوسمین اونہون نے یہ کہا تھا کہ "جب مین پہلے مرتبہ حیدرآباد
کو آیا، مین اسبات کا اقرار کرتا ہون کہ حیدرآباد کی نسبت جو خبرین مین نے سنی تھین،
اون سے مجھکو یہان کے متعلق عمدہ خیال پیدا نہین ہوا تھا، اکثر ہندوستان کے
اخبارات مین مین نے ان خبرون کو دیکھا تھا، ان اخبارات مین حیدرآباد کی اچھی بری
دونو باتین بیان کی گئین تھین، لیکن بالخصوص بری باتین زیادہ بیان کی گئی تھین،
مگر جو کچھہ حیدرآباد کا حال مجھے کچھہ مہینے رہ کر اب معلوم ہوا ہے اوس سے مجھی کامل
اطمینان ہوا ہے کہ انتظام ملک کی نسبت حیدرآباد ہندوستان کے تمام دیسی ریاستون
سے اول ہونے مین کچھہ بہت دور نہین ہے اگر کوئی نقص ہین بھی تو وہ زیادہ تر پولیٹکل
ہین، نہ کہ انتظامی جو کہ ہر جگہہ پائے جائین گے لیکن یہ نقص معلوم ہین اور اونکا اعتراف
کیا جاتا ہے اور جب کسی نقص کا اعتراف کیا گیا تو اوسکی نصف اصلاح ہوگئی"

پس میرا خیال ہے کہ اگر سر لیپل گریفن کو ہماری کامیابیون کا ذاتی علم ہوتا جو ہمنے باوجود

مشکلات سے حاصل کئے ہین تو وہ ہمارے انتظام پر اسقدر سخت الزام نہ لگاتے ۔

اب مین سر لیپل گریفن کے دوسرے الزام کی طرف رجوع ہوتا ہون اگرچہ یہ الزام پہلے الزام کے مانند صاف طور پر نہین بیان ہوا ہی مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ عبارت سے جو معنی فی الواقع مترشح ہین اون کے علاوہ کچھ اور پوشیدہ معنی بھی ہین حیدرآباد کی سرخی کے نیچے سر لیپل گریفن نے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے ۔

"دیسی ریاستون کا آخری مجموعہ جو قابل غور ہے مسلمان ریاستین ہین جنمین حیدرآباد جو سب سے اعلی ریاست ہی اور نیز بھاولپور واقع پنجاب اور بھوپال واقع ملک متوسط شریک ہین ان ریاستون کے رئیسون کی وفاداری مین کوئی شک نہین ہے سب سے بڑی ریاست کا رئیس سلطنت مغلیہ کا صرف ایک لفٹنٹ گورنر اور فی الحقیقت اوس سلطنت کے زوال تک اوسکو خودمختاری حاصل نہ تھی مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی یاد رہے کہ مسلمانون کی خلقی ذکاوت اور اسلام کی زندہ قوت کے سبب اور دنیا کے مختلف حصون مین اونکے صاحب حکومت ہونیکی وجہہ سے اتکی بہ نسبت دوسرے مقامات کے مسلمانی ریاستون اور شہرون مین زیادہ تر جوش اور پولیٹیکل سازشون کا وجود موجود ہے تاہم اس سے کسی دلیر اور دانشمند گورنمنٹ کو کوئی خوف نہ رکھنا چاہئیے، جو مفسدون اور سرکشون کو دیکھتے ہی پہچان سکتی ہے اور اون کو سزا دینے سے بالکل نہین ڈرتی ہندوستان مین انگریزی عملداری کے استقلال کے لئے اگر خطر ہی تو صرف مفسدون کی سرکوبی مین بیوقوفانہ بزدلی ظاہر کرنے سے ہے ۔"

ان جملون مین جو الزامات درج ہین اونکی نسبت مین اپنے ہم مذہب لوگون کی طرف سے

بزور تمام اختلاف اور اعتراض کرتا ہون - جو دو صفتین سر لیپل گریفن نے ہم لوگان
مین بیان کی ہین' اور جو اون کی رای مین باعث خطر ہین یعنے " ذکاوت " اور
ہمارے مذہب کی " زندہ قوت " وہی ہماری وفاداری کے بڑے اسباب ہین
ہندوستان مین کوئی سمجھہ دار آدمی خواہ وہ مسلمان ہو یا ہندو انگریزی سلطنت کا
بدخواہ نہین ہی' اور اوسکی جگہہ کسی دوسرے سلطنت کا قیام پسند نہین کرتا ہے
اسبات کو سر لیپل نے بالکل صحیح بیان کیا ہی کہ باستثناء چند راجپوت خاندانوں کے
ہندوستان مین کوئی خاندان نہو گا' جسکا وجود سرکار انگریزی کے طفیل سے نہین
مگر حیدر آباد کے رئیسون سے مین سب سے پہلے رئیس آصفجاہ گزشتہ صدی کے شروع مین انگریزون
کے کاروبار ملکی مین مداخلت کرنے کے زمانہ سے پہلے خود مختار ہو لئے تھی' لو بقا ہے
راجپوت خاندانون کے یہ خاندان کسیقدر بعد عروج کو پہونچا - اس زمانہ مین کوئی
ایک بھی ریاست نہین ہے جو ہندوستان کے سلطنت کا دعوی کرے اور اوسکے
دعوی کو دوسری ریاستین تسلیم کرلین' باوجود انگریزون کے اس ملک سے چلے جانیکی
اپنے آپ کو قوت بازو سے قایم رکھہ سکے' اگر انگریزی حکومت چلے جاوے تو خونریزی
اور ابتری گزشتہ صدی سے بدتر پھیل جاویگی' جبکہ دلیسی حکومت کا وجود ممکن نہین ہے
تو کیا کوئی سمجھہ دار آدمی ہندوستان کو کسی اجنبی قوم کے قبضہ مین دیکھنا پسند کریگا -
صرف روس انگلند کی جگہہ لے سکتا ہی' تو کیا ہم اوس سے دادرسی اور حسن انتظام
کی توقع کرسکتے ہین' ہمنے اوسکی خود مختاری' ظلم اور تعدی کا حال جو وہ اپنی رعایا
پر کرتا ہے اسقدر سنا ہی کہ ہم ایک لحظہ کے لئے بھی نہین خیال کرسکتے کہ وہ ہمارے
ساتھہ اوس عمدہ سلوک کا نصف بھی کریگا' جو اب ہمارے ساتھہ ہوتا ہی - دلیسی

دیسی ریاستون کے ظلم اون کے عہدہ دارون کی بددیانتی اور اون کے عدالتون کی
نا انصافی کی نسبت چاہین جو کچھہ سر لیپل گریفن کہین لیکن ہم جانتے ہین کہ وہ حکومت
جسنے ہم سبکو متحد کر دیا ہی منصف ہی اور طرفداری سے مبرّا ہی اور ہمارے ججون
کے ہاتھہ پاک ہین میری بات پر یقین کرو کہ کوئی سمجھہ وار آدمی ہندوستان مین
گورنمنٹ کی تبدیلی کا خواہان نہین ہی اسمین شبہہ نہین کہ مفسد لوگ اکثر جگہہ یہ وہ
لوگ ہین جو اپنی شکایتون کے ظاہر کرنے مین کچھہ شور و غل کیا کرتے ہین اور بجز
اُن کی ذات کے اونکا کوئی شریک نہین ہے - یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو شور
و غل ایک یا دو ایسے شخص کرتے ہین وہ اس رسوخ کے مقابلہ مین جو اونکو حاصل ہے
کہین بڑہکر ہوتا ہے —

مسلمانون کے بدخواہ ہونے کی اور ایک قوی تر دلیل اون کے مذہب کی زندہ
قوت ہی - ہمارا مذہب ہمارے لئے قانون ہے اور ہمارے روزانہ افعال کا
انتظام اوسکے ذریعہ سے ہوتا ہی مسلمانون کے لئے انگریزون سے لڑنا یا جہاد کرنا
یا مقابلہ کرنا یا حکومت مین رخنہ پیدا کرنا شرعًا ممنوع اور حرام اور گناہ ہی مسلمانون
کو اُسوقت لڑائی کرنا جایز ہے جبکہ مسلمانون کو فرایض مذہبی ادا کرنے مین ایذا
پہونچے اور تمام دنیا مین کوئی سمجھہ دار مسلمان یہہ نہین کہہ سکتا کہ انگلینڈ نے مسلمانونکو
مذہب کے معاملہ مین ایذا پہونچائی ہی برخلاف اسکے انگلنڈ ہمیشہ مسلمانی سلطنتون کا حامی
اور مددگار رہا ہے اور اوسکی حکومت مین بہ نسبت کسی دوسرے مسلمانی سلطنت
کے زیادہ مسلمان ہین انگریزی حکومت کے سایہ مین مسلمانون کے ساتھہ منصفانہ
سلوک ہوا ہے اور مذہبی فرایض و رسوم کے ادا کرنے مین وہ کامل آزاد رہے ہین

اور اس لئے انگریزی سلطنت کے خلاف جہاد کرنے کے خیالات کو ہر ایک سمجھدار مسلمان فوراً برا کہیگا اور برا کہتا ہے اس معاملہ مین انگریزی جاننے والون کو ایک کتاب بتاتا ہون جسکو اس ریاست کے ایک اعلیٰ عہدہ دار مولوی چراغ علی صاحب نے تصنیف کرکے شایع کیا ہی اس کتاب سے مسئلہ جہاد سے بحث کی گئی ہی اور وہ تھیکر اسپنگ کے مطبع مین بمقام کلکتہ چھپی ہے۔

مجھے یہ بھی کہنا پڑتا ہی کہ حیدرآباد کے عنوان مین بدخواہی اور بغاوت کی طرف لگانا یہ نہایت دل دکھانے والا ہی خصوصاً اوس صورت مین جبکہ سرکار عظمت مدار اور سرکار عالی کے باہمی تعلقات پر غور کیا جاوے۔ قریب سو برس سے ہم انگریزی سلطنت کے دل سے وفادار دوست رہے ہین سرنگ پٹن اور آسائی مین ہمارے سپاہی پہلو بہ پہلو آپکے سپاہیون کے ساتھ لڑے ہین غدر کے زمانہ مین حیدرآباد کے مستقل اور خیرخواہانہ برتاؤ نے شعلہ بغاوت کو جنوب مین پھیلنے سے روک دیا۔ اب بھی ہمنے پچھلے سالون مین محبت اور دوستی کے خیالات کے اظہار مین کبھی تامل نہین کیا۔ پانچ سال پیشتر جبکہ روس کی کارروائیون سے گھبراہٹ پیدا ہوئی تھی تو ہمارے حضرت بندگانعالی نے اپنی فوج گورنمنٹ انگریزی کے تفویض کرنے کے لئے سب سے پہلے آمادگی ظاہر کی تھی جب سرحد کی حفاظت کے تجاویز قرار پاچکین تو ہمارے حضور پرنور نے فوراً ساٹھ لاکھ روپیہ یعنے پانچ لاکھ پونڈ کی اپنی طرف سے عطیہ دینے کی خواہش ظاہر کی اور پہلے موقع پر مدار المہام حال نے جو اوس زمانہ مین خدمت وزارت پر سرفراز نہ تھے فوج کے ساتھ خود جانیکا ارادہ ظاہر کیا اور دوسرے موقع پر کل ساٹھ لاکھ روپیہ اپنے خانگی خزانہ سے دینے پر آمادہ تھے۔ مین جانتا ہون

کہ رسید ہے ہاتھ سے جو کیا جاوے اوسکی خبر بائین ہاتھ کو بھی نہونی چاہئے۔ اسلئے کسی
معمولی صورت مین ان واقعات کا ذکر کرنا کبھی جایز نہ رکھتا' لیکن جبکہ حیدرآباد کی نسبت
بدخواہی اور بغاوت کے الفاظ استعمال کئے گئے ہین تو اس لئے یہ ضرور ہی کہ ہم اپنی وفاداری
اور دوستی کا خاطر خواہ ثبوت پیش کرین ۔

سر لیپل گریفن نے بیان کیا ہی کہ مفسدون کی سرکوبی مین بیوقوفانہ بزدلی ظاہر کرنے
سے انگریزی حکومت کے استقلال کو خطرہ ہی۔ مین اسبات کو نہین سمجھتا ہون کہ
اونکا اس سے کیا مطلب ہی' مین نہین خیال کرتا کہ وہ کانگریس پر ایسا سخت الزام
لگاتے ہین ۔ مین خود کانگریس کا طرفدار نہین ہون' اور نہ مین اوسکا معتقد ہون'
لیکن مین اوسکے اراکین پر بغاوت کا الزام نہین لگا سکتا ۔ البتہ ایک خطرہ کو مین
مین اوٹھتا ہوا دیکھتا ہون' اور اوسکی اصلیت زیادہ تر یورپ مین ہی وہ یہہ ہے
کہ مغربی ریڈیکل خیالات مشرقی لوگون کے دلون مین جنکو ابھی پوری قابلیت حاصل
نہین ہے سمائے جا رہے ہین' جب ہم بڑے بڑے انگریزی اسٹیٹمینون کو آزادی
کا طالب دیکھتے ہین' تو ہم پیچ و تاب کھاتے ہین اور قدرتی طور پر چند تعلیم یافتہ اور تیز ذہن
بنگالی کاغذی انتظام بنانے لگتے ہین ۔ ہندوستان اور انگلستان مین جو بہت
کچھہ غلط فہمیان پیدا ہوتی ہین اون کی وجہ اس مسئلہ پر غور کرنے سے معلوم ہو جاویگی ۔
آپ لوگ صدیون کی آزادی کے ساتھہ جو آپ کو مختلف جھگڑون اور نقصانون کے
بعد حاصل ہوئی ہے' ہم لوگون کی جانچ اپنے پیمانہ سے کرتے ہین' اور ہم لوگ جنھون
نے صرف آزادی کے معنی سمجھنا شروع کئے ہین فوراً اوس آزادی کے تمام حقوق
کو بغیر پہلے تعلیم پانے کے چاہنے لگتے ہین' یہ غیر ممکن بات ہے کہ صرف اسی سال کے

امن و امان کے زمانہ کے بعد جو ملک دکن اور جنوبی ہندوستان میں رہا ہے لوگ پچھلے باتونکو یا عادتونکو بھول جائین جو صدیون کی بد انتظامی کے نتیجون سے پیدا ہوی ہین پچھلے زمانہ کی بُری عادتون اور زمانہ حال کے ریڈیکل خیالات کے درمیان ٹھیک وسط قایم رکھنا اور راہ سیدہی چلنا ایک نہایت مشکل بات ہے —

مجھے یقین ہے کہ سر لیپل گریفن نے دیسی ریاستون پر بالعموم اور حیدر آباد پر بالخصوص جو دو بڑے الزام لگائے ہین اونکا جواب مین نے کسیقدر کامیابی کے ساتھ دیدیا لیکن سر لیپل گریفن نے دیسی ریاستون کی بد انتظامی کے دو وجوہات اور بیان کی ہین - ایک وجہ کا تعلق خاصکر حیدر آباد سے - اور دوسرے کا تعلق بالعموم دیسی گورنمنٹون سے اور اس لئے حیدر آباد سے بھی ہے - حیدر آباد کے ذکر مین سر لیپل گریفن نے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے -

"حیدر آباد کی فنانشیل دغابازیون نے بالفعل اس ملک مین عام شہرت حاصل کی ہے اس ریاست کے تمام مشکلون کا بڑا سبب ایک یہ ہے کہ ہمارے عہدنامون کے روسے دوسرے مقامات کی طرح وہان یورپین کے تقرر کی ممانعت نہین ہے اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس ملک مین بڑے نمونہ کے یورپین قسمت آزمانے والے جمع ہو گئے ہین جنکے سازشون کی روک مشکل ہے اور جنکو سوا اسکے کوئی خیال نہین ہے کہ نظام اور اون کے مدار المہامون سے روپیہ ٹھگین"

مین نہین سمجھ سکتا ہون کہ سر لیپل گریفن نے ایسی بے بنیاد بات کیون کہی - برٹش گورنمنٹ کے ساتھ ہمارے عہدنامہ درحقیقت اسقدر سخت ہین اور اون کے شرایط پر ایسی پوری پوری نگرانی رکھی جاتی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی اجازت پہلے سے حاصل کئے بغیر سرکار یا کوئی امیر کسی ایک یورپین کو بھی اپنی خدمت مین

رکھہ نہین سکتا اگر اسطرحپر کوئی شخص ماموربھی کیا جاوے تو گورنمنٹ کی منظوری حاصل کئے بغیر اوسکی تنخواہ مقررہ مین کوئی اضافہ نہین ہوسکتا ہے - یہ بات قابل مضحکہ کے ہے کہ ایسے لوگون کو "ایک گروہ قسمت آزما" کے لقب سے نامزد کیا جاوے جنمین بہت سے ایسی اشخاص ہین جو اپنی لیاقت اور عمدہ چال چلن کے لئے خاص طور پر منتخب کئے گئے -

سرلیپل گریفن کے بلا تمیز الزامون نے اون یوروپین عہدہ دارون کے دلون کو بہت بڑا رنج پہونچایا ہے جو یہان مختلف خدمات پر مامور ہین -

سرلیپل گریفن کی یہ غلطی ایسی تعجب خیز ہے کہ میرے نزدیک جسوقت اونہون نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے اوسوقت اونکے دلمین اور کسی قسم کے لوگون کا خیال ہوگا اور ان یوروپین لوگون پر اشارہ کرنیکا ارادہ نہوگا جو بالفعل سرکار یا خانگی اشخاص کی ملازمت مین مامور ہین، مگر اون الفاظ کے مضمون سے وہی معنی نکلتے ہین جو اوپر لکھے ہین - اسلئے مین ایسی صاف طور سے کہنا چاہتا ہون کہ جس سے کوئی غلط فہمی نہوسکے - حیدرآباد کے تمام یوروپین عہدہ دار خواہ سرکاری ملازم ہون یا خانگی ایسے لوگ ہین جنکے خدمات سے ہم ہرطرح ممنون ہین، اور جنکے عمدہ چال چلن اور اخلاق کے ہم بہت بڑی قدر کرتے ہین -

ایک بات مین حیدرآباد تمام ہندوستان سے ایک نہایت خوش آیندہ طور پر مستثنی ہے کسی دوسرے شہر مین خواہ برٹش عملداری مین ہو یا دیسی ریاستون مین یوروپین اور دیسی لوگ حیدرآباد کی طرح اختلاط کے ساتھہ میل جول نہین رکھتے ہین، حیدرآباد مین یہہ دونون فریق برابری کے ساتھہ ملتے ہین اور ایک انگریز اور

دیسی جنٹلمین مین گاڑہی دوستی کا پیدا ہونا کوئی غیر معمولی بات نہین ہے - یہہ دوستی باہمی عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور اس سے زیادہ ایک ایسی حالت کا ثبوت ملتا ہے کہ جو سر لیپل گریفن کے بیانات کے مخالف ہے -

سر لیپل گریفن دکن کے معدنی معاملات کی نظیر دیگر بیان کرتے ہین کہ "اوس مقدمہ کو غور کے ساتھہ دیکھنے سے ہر غور کرنے والے شخص کو مالی کارروائی کے مشرقی اور مغربی طریقون کی حقیقت معلوم ہوجاویگی - مگر اوس سے پوست کندہ حال معلوم نہو سکیگا اور نہ دیسی ریاستون کے عہدہ دارون کی معمولی دغابازی کا خیال ہوسکیگا جہان ایمانداری کا نام تک نہین ہے" سر لیپل گریفن خیال کرتے ہین کہ دکن کے معدنیات کا یہ بدنام معاملہ ایک خاص طور کے برے قسمت آزماؤن کے سبب سے پیدا ہوا جس سے سر لیپل گریفن کے قول کے بموجب حیدرآباد بھرا ہوا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اجارہ کے دینے مین یا کمپنی کے قایم کرنے مین کمپنی کے قایم کرنیوالون (پرامو ٹر) کے سوای ہندوستان کے کسی یوروپین کی خواہ وہ قسمت آزما ہو یا اور کوئی شخص ہو کوئی مداخلت نہ تھی تمام خط و کتابت رزیڈنٹ کے ذریعہ سے ہوئی تھی اوسکے بعد گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ معاملہ ہمارے ہاتھہ سے نکال لیا اور کمپنی لندن مین اون شرایط پر قایم ہوئی جنکو سرکار ہند نے منظور کیا تھا - باستثنار ایک شخص کے کسی حیدرآبادی عہدہ دار کو اوس عظیم لوٹ مین کوئی حصہ نہین ملا تھا جسکو اجارہ دارون نے آپس مین تقسیم کرلیا تھا - اس بدنصیب کمپنی کے حصہ دارون نے جو نقصان اوٹھایا اور دہوکہ کھایا اوسکے لئے اونکو حیدرآبادی قسمت آزماؤن یا دغابازون کا نہین بلکہ لندن کے پراموٹرون کا شکریہ ادا کرنا چاہئے خاص اجارہ کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ حیدرآباد کے عہدہ دارون پر اوسکی نسبت

کوئی الزام نہین لگایا جاسکتا ہے' ہمکو معلوم تھا کہ یہان بیش بہا کوئلون کی کانین اور
دوسرے معدنی اشیاء اور قدیم سونے اور ہیرے کے معادن موجود ہین' ہم نے
جب اپنے معدنی حقوق کا اجارہ دیا تو محض نیک نیتی سے دیا تھا' اور ہمارا یہی منشا تھا
کہ ملک کے معادن مین ترقی دیجاوے' ہم البتہ یہ شکایت کرسکتے ہین کہ اسٹاک اکسچینج
کے کارروائیون کی جو ہمکو قدرتی لاعلمی ہے اوس سے دوسرون نے فائدہ اوٹھایا
مگر انصافاً یہ الزام ہمپر نہین لگایا جاسکتا ہے کہ ہمنے پبلک کو دہوکا دیا درحقیقت حصہ دارون
سے بھی زیادہ ہمارا نقصان ہوا ہے - کیونکہ ہمنے اپنے بیش بہا ملکیت بلا کسی معاوضہ
کے ایک ایسی کمپنی کو دیدی ہے جس کے اوسکی ترقی کے لئے سرمایہ نہین ہے - اب
مین اوس دوسری بات سے بحث کرنا چاہتا ہون جس کو سر لیپل گریفن نے دیسی ریاستون
کے عام بدانتظامی کا سبب بیان کیا ہے یعنے رؤسا کی بے پروائی اور ملکی معاملات مین
اونکی غفلت' عیاشی' اور نفس پروری' وہ ہندوستانی رئیسون کی تصویر اسطور پر کہینچتے
ہین کہ " نوجوان رئیس کے کانون مین چارون طرف سے ستار بجانیوالون'
اور مصاحبون اور کنچنون سے گھرا رہتا ہے' فرض منصبی کی صدا نہین پہونچتی ہے کیونکہ
اوسکی طبیعت عورتون کی چوڑیون کی جہنکار اور طنبورہ کی صدا سنکر عشق و شراب
کی طرف مایل ہوجاتی ہے" یہ تصویر گو مصور کے تصویر کشی کے فن مین اوستاد ہونے
کی وجہہ سے کیسی ہی دلپذیر اثر کرنے والی ہو' لیکن جہانتک حیدرآباد اور یہان کے رئیس
سے تعلق ہے برے خط و خال دکھاتی ہے - یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ حیدرآباد کے مدارالمہام
کی حالت دوسرے دیسی ریاستون کے دیوانون سے بالکل جداگانہ ہے' جہانتک
انتظام سے تعلق ہے مدارالمہام کو پورا اختیار ہے وہ کام کے تفصیلی معاملات کے

خود ذمہ دار ہین اور صرف حضرت اقدس واعلیٰ کے بارگاہ مین جوابدہ سمجھے جاتے ہین
جہانتک کہ حضرت کی ذات سے تعلق ہے اگرچہ انتظام کے تفصیلی کامون کو حضرت خود
انجام نہین فرماتے لیکن معاملات ریاست کے ساتھ خاص قسم کی دلچسپی ہے یہان تک کہ
کوئی ایسا حکم جس سے رعایا کے حقوق کو تعلق ہو بغیر خاص منظوری حضرت کے جاری نہین
ہوسکتا، مدارالمہام کے لیے ہفتہ مین تین مرتبہ حضرت کے حضور مین حاضر ہونا لازم ہے
تاکہ معاملات ریاست سے اطلاع دیتے رہین اور ان موقعون پر حضرت اقدس اعلیٰ تمام
کارروائیون مین نہایت دلچسپی ظاہر فرماتے ہین اسلیے یہ کہنا درست نہین ہے کہ عیش
وعشرت، اونکے فرض منصبی مین مداخلت کرتا ہے - بخلاف اسکے انتظامی امور مین
نہایت متوجہ ہین اور تمام کاغذات جو پیش ہوتے ہین اونپر حکم صادر کرنے سے پہلے
احتیاط کے ساتھ غور فرماتے ہین کام کی طرف حضرت کی توجہ کی مثالین پیش کرنا میرا
کام نہین ہے چھوٹا منہہ بڑی بات لیکن مین اس توجہ کے نتایج بتا سکتا ہون - بیشک
آیندہ موسم سرما مین ہمارے انگریز دوست ہمین اپنی ملاقات سے عزت بخشین گے،
اور اس عرصہ مین اگر اونمین سے کوئی میری کچہری مین تشریف لاوین گے تو مین اونکو
ایسی جلدین کی جلدین بتاونگا جنمین ہمارے خداوندنعمت حضرت کے دست مبارک کے
لکھے احکام کے سوا اور کچھ نہین ہے - غالباً یورپین ناظرین کو نہین معلوم ہے کہ
حضرت کی خانگی آمدنی کا بہت بڑا حصہ تعلقات صرف خاص سے وصول ہوتا ہے یہ تعلقات
اس ریاست کے مختلف اضلاع مین واقع ہین اور صرف خاص کی جملہ آمدنی تخمیناً پانچ لاکھ
پونڈ ہے ان تعلقات کے معاملات کا تصفیہ خاص حضرت اقدس واعلیٰ کے حکم اور نگرانی
سے ہوتا ہے - پس خیال مین آسکتا ہے کہ اس کام مین بڑا حصہ حضرت کے وقت کا

صرف ہوتا ہے۔

مجھے تعجب ہوتا ہے کہ گریفن صاحب نے عموماً رئیسون کو عیش پرست کیونکر کہا، اگر اون کو معلوم ہوتا کہ ہمارے رئیس کیسے مردانہ اشغال مین مشغول رہتے ہین اور اونکی جفاکشی اور محنت کی کیا حالت ہے تو ایسا الزام عام نہ لگاتے۔ اسی سال کا یہ حال ہے کہ گرمیون کے دنون مین جبکہ بڑے بڑے درجہ کے حضرات یوروپین ہمالیہ اور نیلگری کے پہاڑون پر گرمی کے بچنے سے تشریف رکھتے تھے، اور آفتاب کی حرارت سے وہان کی سردی مین پناہ لیتے تھے، ہمارا بہادر اور جوانمرد رئیس اپنے ملک کے دورہ مین مصروف تھا اور اوس سے نہ صرف شکار یا تفریح طبع منظور تھی بلکہ خاص غرض یہی تھی کہ کوئلہ کے کانون کا ملاحظہ فرماوین اور جو دولت و خزانے اس سرزمین مین چھپا رکھے ہین اوسے دیکھین کیا جو شخص عیش و عشرت کا بندہ ہو گا اوس سے ایسے مردانہ کام ہو سکتے ہین یا وہ ایسی محنت و تکلیف گوارا کر سکتا ہے۔ یہ بھی سب جانتے ہین کہ ہمارے حضرت کو شکار کا از حد شوق ہے، اور یہی ایک بات اسکی دلیل ہے کہ ہمارے حضرت بندگانعالی نہایت مخلتی چست تیز اور مستعد نوجوان ہین جن یوروپین سیاحون نے حضور کو شہر طون کے زمانہ مین خود چوگرا ہانکتے ہوئے دیکھا ہے یا جنھون نے عالیجناب ڈیوک آف کانات کی تشریف آوری کے وقت نیزہ بازی کے کھیل مین حضرت کی چستی اور مستعدی کو ملاحظہ فرمایا ہے مجھے یقین ہے وہ ہرگز یہ نہ کہین گے کہ جو تصویر سر لیپل گریفن نے کھینچی ہے وہ ہمارے حضرت خداوند نعمت پر صادق آتی ہے۔ یہ کون کہتا ہے کہ ہندوستانی رئیسون اور امیرون کو کسبیون کے ناچ سے پرہیز ہے اور کیون ہو۔ یہ اس ملک کا قدیمی رواج ہے اسلئے اگر

کوئی رئیس ناچ نہ دیکھئے تو البتہ تعجب کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ الزام ہمارے اوپر ہی کیون لگایا جاتا ہے، کیا ہمارے یوروپین دوست شاہزادون سے لیکر عوام الناس تک ایسی دل خوش کن باتون مین ہمارے شریک نہین ہین، اور کیا وہ ایسے چیزون سے پرہیز کرتے ہین، بلکہ اگر انصاف سے دیکھا جاوے تو لنڈن کے الحمرا، اور پیرس کے ایڈن وغیرہ تھیٹر مین جو اندر کا اکھاڑہ نظر آتا ہے اور جہان پری پیکر نازنینون کے جھنڈ کے جھنڈ پردہ اوٹھتے ہی اوچھلتے کودتے ناچتے گاتے باہر نکل آتے ہین، اور اپنے دلفریب غمزون اور توبہ شکن اداؤن سے دیکھنے والون کا دین اور دل غارت کرتے ہین، اون کے تماشے اور ناچ گانے کے مقابلہ مین تو گویا ہم کچھہ کرتے ہی نہین، جس نے ان دین و ایمان کے برباد کرنے والے تماشون کو لنڈن و پیرس مین دیکھا ہوگا وہ سمجھہ سکتا ہے کہ بربط کی آواز اور چوڑیون کی جھنکار کچھہ ایشیائی لوگون ہی پر اپنا اثر نہین کرتے بلکہ یہ کمبخت آواز مغرب مین بھی حضرات یوروپین کے دل و دماغ پر اپنی پوری پوری تاثیر کرتی ہے۔

مین انکار نہین کر سکتا کہ ایسے ہندوستانی رئیس نہین ہین جو اپنے فرایض مین غفلت کرتے اور جو ناچ رنگ مین ڈوبے ہوے رہتے ہین، مگر کیا مغربی قومون نے ناچ و رنگ اور دیگر اقسام عیش و عشرت مین عموماً پورے طور سے ہمیشہ اعتدال رکھا ہے اور فرایض کو تفریح پر ہمیشہ مقدم جانا ہے مین تو نہین سمجھہ سکتا کہ اسکا کوئی عام دعویٰ کر سکے۔ سرلیپل گریفن نے اخلاق کی نسبت جو وعظ فرمایا ہے اوسکی ضرورت اور وقعت کتنی ہی کیون نہو مگر اوس رئیس کی نسبت جسکی نوکری کا شرف

مجھے حاصل ہے وہ وعظ بالکل ناواجب اور صدای بے ہنگام ہے -
مین نہایت دعوی سے کہہ سکتا ہون کہ بہت کم رئیس ایسے ہونگے جنہون نے
سلطنت کی ذمہ داریون اور ریاست کے فرایض کو ہمارے حضور پرنور سے بڑہ کر
سمجہا ہو اور اپنے عہد دولت مین عیش وعشرت کو کامون مین دخل دینے دیا ہو -
درحقیقت کوئی شخص جو پچہلے چند سال کی تاریخ اس ریاست کی لکہی اوسکی کتاب ناقص
اور ناتمام سمجہی جاویگی، اگر اوس بیدار مغزی بلکہ نفس کشی کا ذکر کمال فخر ومباہات
کے ساتھہ نہ کیا جاوے جو کہ ہمارے حضرت اپنے اعلیٰ درجہ کے فرایض کے ادا کرنے
مین ہمیشہ نہایت خوشی کے ساتھہ دکھلا رہے ہین فقط ۲۰ اگست ۱۸۸۹ء

محسن الملک

پولیٹیکل و فنانس سکرٹری حیدرآباد

اخبارونکی رائین

بمبی گزٹ مطبوعہ ۲۸ اکٹوبر ۱۸۸۹ع

جسوقت سرلیپل گریفن نے دیسی ریاستون کے رؤسا اور منتظمون کی شان مین ہجویہ تقریر کی ہتی اُسوقت اُن کے دلمین غالبًا یہ خیال مشکل پیدا ہوا ہوگا کہ اُن ہی منتظمون مین سے ایک شخص نائنٹینتھ سنچوری مین بھی اُسکا جواب لکھے گا۔ اگر انہین کسی ایسے بچاؤ کے امکان کا خیال رہتا جو حسابون پر مبنی اور سر رچرڈ ٹمپل۔ سر ادلیور سنجن اور مسٹر کارڈری جیسے برٹش رزیڈنٹ اور منتظمون کی شہادت پر حصر ہوتا تو یہ خیال کرنا واجب ہی کہ لکچرار وسیع الزامات پر تھوڑا ہی سا بھروسا کر کے اپنے آپ کو ایسی واقعات اور ہندسون کے حصار مین پناہ گزین کر لیتے جو اتنی کم مدت مین دستیاب ہوتے۔ مگر اب صورت یہ ہوئی ہے کہ نوّاب محسن الملک نے جو زیادہ تر مہدیعلی کے نام سے مشہور ہین حیدر آباد کے انتظام کو سرلیپل گریفن کی نکتہ چینیون سے بچانے کا کام بہت سہل پایا ہے۔ نوّاب موصوف کو صرف اتنا ہی کرنا پڑا ہے کہ اُن الزامون کے مقابل جو بے سروپا طور پر لگائے گئی تھے واقعات پیش کئے جائین اور اس مین اُنھون نے پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ ہمارے لندنی نامہ نگار نے لکھا ہی کہ جن لوگون نے اُس کامیابی کو تسلیم کیا ہی جو مہدیعلی نے سرلیپل گریفن کے الزامات اُٹھا دینے مین حاصل کی ہے اُنہین افسوس ہی کہ نوّاب موصوف نے اپنی مخاطب کو بخوبی سرزنش نہین کی بلکہ لوگون کا یہانتک قول ہی کہ اس جوابکے مُصنّف نے بہت ہی میٹھے پن سے کام لیا ہی۔ ہم اس نرم جوابی کے الزام پر اعتراض کرتے ہین۔ لکچرار کی ساتھ

سخت کلامی کرنے اور اُن کے طریقہ کی نقالی سے احتراز کرنے مین جواب کی وقعت بہت بڑھگئی ہے - اینگلو انڈین مصنفون کا ایک بڑا قصور یہ ہوتا ہے کہ وہ زبان زوری سے اثر پیدا کرنا چاہتے ہین - وہ تصویر کو دلفریب بنانے کی غرض سے اتنے موٹے قلم سے رنگ آمیزی کرتے ہین کہ تصویر کے خطوط پر چھینٹے پڑ جاتے ہین اور تصویر کا چہرہ بجائے اصل شبیہہ کے ایک بے ڈھنگا چہرہ بن جاتا ہے - الفاظ اس غرض سے استعمال کیئے جاتے ہین کہ وہ سخت ہین نہ اس لئے کہ وہ صحیح اور مناسب ہین - لارڈ بکینس فیلڈ ایسی تحریرات کے بابمین کہتے تھے کہ انہین نزاکت یا لوچ پیدا نہین ہے - مگر ہم کہتے ہین کہ اُن مین تو حقیقت نمائی کی بھی شان نہین ہے اور اکثر اوقات اُن سے وہ اثر بھی پیدا نہین ہوتا جسکی خاطر اتنی بڑی جانفشانی کیجاتی ہے - ایسی فصاحتی الزامون کے جواب دینے مین جو اس قسم کے دلفریب مگر ضرر رسان پیرایہ مین لگائے جاتے ہین وہی طریقہ پُر اثر ہے جس سے ہر الزام کو اصل واقعہ کی کسوٹی پر کسا جائے - اس لحاظ سے مہدیعلی کے جواب مین کوئی کسر باقی نہین رہی - جہان جہان لکچرار پر اشارہ کیا گیا ہے وہان تہذیب اور اخلاق کو ملحوظ رکھا ہے - تمہید ہی مین سر لیپل گریفن کی عمدہ لیاقت اُن کے ہندوستانی تجربہ - اور نیم آزاد اور متوسط المرام ریاستون کی اعلیٰ واقفیت اور انکی عظیم الشان علمی قوتون کا بیان کیا گیا ہے جن سے وہ ایسی عمدہ تصویرین کھینچنے کے قابل ہین جس کی رنگ آمیزی دلفریب ہے - تمام جواب مین لکچرار کی نیک نیتی تسلیم کی گئی ہے اور مصنف نے لیاقت اور تہذیب کے ساتھہ افسوس ظاہر کیا ہے کہ سر لیپل گریفن حیدرآباد کی رزیڈنسی کا عہدہ قبول نہ کر سکے جس کے قبول کرنے سے اُن کو یہ دیکھنے کا موقع ملتا کہ جو راےَ نامکمل اور بوسیدہ ذریعون سے پیدا کی ہوئی اطلاعون

پر اُنہون نے قایم کی تہی وہ کسقدر غلط تھی - نیز وہ کارگرچر کا دینے سے پہلی طرح سرائی
کرتے ہین چنانچہ وہ سرلیپل گریفن کی دیسی ریاستون کی بدانتظامی کی تصویر کا اس کے
عام خطوط کی حدتک صحیح ہونا بتاتے ہین اور صاف دلی سے اقبال کرتے ہین کہ بہرکیف
وہ ایک پراثر تصویر ہی جو ایک ڈراما نویس کی قابلیت سے کھینچی گئی ہے - مگر اس کے بعد
وُہ اُن رنگون کی قلعی کھولتے ہین جو مُصوّر کے رنگدان مین بھرے ہوئے ہین - سرلیپل گریفن
کا بیان ہی کہ دیسی ریاستو کی بدانتظامی عجیب و غریب ہے - ہندو راجہ مسلمان رعایا پر ظلم
کرتے ہین اور مُسلمان رئیس اپنی ہندو رعایا پر تشدّد جایز رکھتے ہین - دیسی سرکارون
کا صرف یہی مقصود ہوتا ہی کہ تاممکن خراج جمع کرین اور کاشتکارون پر بیرحمی کا برتاو
کرین - اگر یہ حالت درحقیقت موجود ہوتی تو نہ صرف دیسی رُوسا اور منتظمون پر سخت الزام
کا باعث ہوتے بلکہ شہنشاہی قوۃ کی بھی بدنامی کا باعث ہوتی اور اُس سے یہ ثابت
ہوتا کہ ہندوستان مین جس برٹش تہذیب کا فخر کیا جاتا ہی وُہ صرف دکھاوے اور دہوکے
کی بات ہی - سرلیپل گریفن نے اپنی تصویر کے اس پہلو پر غور نہین کیا اور نہ مہدی علی کا
دہیان ادہر گیا - یہ حیدرآبادی عہدہ دار دوسرے لوگون کی طرف سی لائقی اُٹھانے
کی معذرت کرتا ہی اور صرف ریاست نظام کی جانب سے حمایت کرنے پر اکتفا کرتا ہی -
راقم مضمون کا بیان ہی کہ سرلیپل گریفن نے جن کو افغانستان اور راجستان کا اعلی
تجربہ ہی ریاست نظام مین کبھی قدم رنجہ نہین فرمایا اسلیے نوّاب موصوف اُس ریاست
کی نسبت چند واقعات پیش کرتے ہین جسکے ساتھ اُنکا نام لیا جاتا ہی اور جہان اُنہون نے
اپنی عمر کے پندرہ سال صرف کئے ہین - ان عام الزامات کے جوابات مین جو دوسری
دیسی ریاستون کے ساتھ حیدرآباد پر بھی لگائے گئے ہین کہ "اسلامی حکومت ہنادو رعایا

ظلم کرتی ہی اور ناممکن الحصول جمع وصول کرنیکے لئے کاشتکارون کو پامال کرتی ہی
اور عدالت کی مسند پر رشوت جلوس کرتی ہی اور ظلم اور زیادتی گویا دستور العمل ہوگیا
اور عہدہ دار ادنی سے اعلیٰ تک اس قدر مرتشی ہین کہ مایوسی کی نوبت پہنچ گئی ہی"
یہ تجربہ کار منتظم السیر واقعات کا ایک خلاصہ تخمینہ پیش کرتے ہین جو ایسی سرکاری دستاویزون
مین مندرج ہی جن کی تصدیق اور تنقیح سر رچرڈ ٹمپل جیسے دقیقہ رس اور باریک بین عہدہ دارون
نے کی ہی جو قدرۃً اور تعلیماً کسی چیز کو کسی کے سہارے نہین تسلیم کرتے - یہ تجربہ کار
منتظم بتاتے ہین کہ اگرچہ وہ تصویر جو کالونیل انسٹیٹیوٹ کے سامنے رکھی گئی تھی حیدر آباد
کی دہ سالہ پیشتر کی حالت کے ساتھ غالباً مناسبت رکھتی ہے مگر اس کے بعد انتظام
کی تاریخ اصلاح اور ترقی حاصل کرنیکے لئے مسلسل اور کامیاب کوششون کی تاریخ ہی
سر سالار جنگ اول نے جو ایک نہایت قابل اور مستقل الطبیعت انسان تھے ریاستی انتظام
مین جانفشانی کے ساتھ اپنے آپ کو قربان کیا اور باوجود ہجوم مشکلات اور دشمنی کے
وہ ملک کی حالت بدل دینے مین تمامہ کامیاب ہوے - اُنھون نے ہمی کا مالی طریقہ جاری
کیا اور ملک کے بڑے حصہ کی پیمایش کرائی جس سے رعایا کا بار کم ہوا اور آمدنی مین
اضافہ ہوکر بروقت وصول ہونے لگا - یہ کام اب تک جاری ہی اور گزشتہ ۲۴ سال کے
عرصہ مین اُس پر ۳۴ لاکھ صرف ہوے - اِن مصارف کثیرہ کا معاوضہ جدید اراضی
مزروعہ سے مل گیا ہے - برٹش قلمرو کے مقابل حیدر آباد کی جمع مالگزاری سخت
نہین کہی جاسکتی کیونکہ جب نظام کے ملک سی رعایا دوسرے ممالک مین کم جاتی ہے
تو باہر سے بہت زیادہ لوگ مسلسل چلے آتے ہین - نظام کے باقیماندہ نصف ملک مین
بندوبست کا کام مسٹر ڈنلاپ کی زیر نگرانی جاری ہی جو برار کے ایک تجربہ کار عہدہ دار

ہین - یہ برٹش عہدہ دار صاف طور پر ظاہر کرتے ہین کہ جہان جہان نئی جمع لگائی گئی ہے
وہان کی رعایا برٹش اضلاع کی رعایا کی برابر آسودہ ہے - اسی غرض سے سرکار نے
پچیس سال تک بڑی بڑی رقمین سالانہ خرچ کین اور اب پیمایش کی تکمیل کے لئے زیادہ خرچ
گوارا کیا ہے - اُس سخت دھارہ کی نسبت جو ظاہرا غیر پیمایش شدہ اضلاع سے لیا جاتا
ہی مہدیعلی کا بیان ہے کہ جب کسی گانو مین یہ پایا جاتا ہی کہ فی ایکر سو روپیہ یا اس سے
بھی زیادہ وصول کیا جاتا ہی تو ہمیشہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ کاشتکار جتنی ایکر زمین کا دھارہ
ادا کرتا ہی اُس سے پنج گونہ ایکر زیادہ کام مین لاتا ہے - اور اگرچہ تری کی زمین کا
دھارہ جس سے بہت بڑی زراعت ہوتی ہے تالاب مین پانی کی بکثرت ہونے کی
حالت مین زیادہ مقرر ہے مگر جب فصل اچھی نہین ہوتی اور تالاب کا پانی گھٹ جاتا ہی
تو ہمیشہ معافی دی جاتی ہے - یہ بات دیسی ریاستون کی اُس عام طریقہ کے مطابق
ہی کہ اچھی فصلون مین رعایا سے زیادہ محصول لیا جائے اور خراب فصلون مین
کم لیا جاسے یا بالکل معاف کر دیا جائے - برٹش طریقہ زیادہ تر اُس طریقہ سے ملتا جلتا
ہی - جمع کی زیادہ سے زیادہ شرح معتدل ہوتی ہی - مگر وہ خراب فصلون مین بھی وصول
کیجاتی ہی اور بعض اوقات قحط کے بعد بھی وصول کر لی جاتی ہے - اِسوقت ہمین
اس بات کی پروا نہین ہے کہ کونسا فایدہ مند طریقہ ہے - اس مسئلہ پر آج کل بحث
چھڑتی ہے اور سرکار نظام نے صحیح طور پر یا غلطی سے بمبئی کا طریقہ اختیار کیا ہے -
شاید اس اصول کا دلفریب پہلو دیکھکر مسٹر سیمور کی نے انگلنڈ مین بھی اسکے رواج
دینے کی رائی دی ہوگی - اُنھون نے حیدرآباد مین اس طریقہ کو کامیابی کے ساتھ
رائج دیکھا ہوگا - اور پایا ہوگا کہ اُس سے اس ناممکن الحصول جمع کا انسداد ہوتا ہے

جسکو سر لیپل گریفن دیسی بدانتظامی مین لازمی شریک خیال کرتے ہین - کاشتکارون
کا مالی بار کم اور یکسان کرنے کی باقاعدہ کوششون کے سوا سر مہدی علی اُس حسنِ سعی
اور کامیابی کا بھی ذکر کرتے ہین جو سرکار نظام نے ۱۸۷۶-۷۷ء کے قحط کا انتظام کرنے
مین حاصل کی تھی - ناظم قحط سر رچرڈ ٹیمپل نے اقبال کیا ہر کہ جو انتظام ۳۴ لاکھہ کے
خرچ سے کیا گیا تھا اُس سے سرکار عالی کی دانائی اور دور اندیشی قابل تعریف
ثابت ہوتی ہے - ناظم قحط شاید یہ رای دوسرے انتظامون کی نسبت نہ دین گے
جن کے ساتھہ انہین اس خوفناک زمانہ مین تعلق ہوا تھا - حیدرآباد مین اُسقدر
تکلیف اور نقصان جان نہوا جتنا کہ دوسرے ملحقہ اضلاع مین ہوا ان دونون مین جو
فرق ہے کہ وہ سب کچھ خرابیٔ انتظام کی وجہ سے ہوگا مگر سرکار نظام کو اس شکایت کا
کوئی موقع نملا تھا کہ وہ اپنی سرکار کی زیادتی یا ظلم کا شکار بنے —

دوسرے الزامون کا جواب بھی اسی کامیابی کے ساتھہ دیا گیا ہے
اور بتایا گیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ مین جیسا عدالتی طریق ہے ویسا ہی مکمل طریق
حیدرآباد مین بھی رایج ہر - ہر ضلع مین ایک عدالت ہر جسکی نگرانی حیدرآباد مین
ایک متوسط عدالت کی جانب سے ہوتی ہر جو ایک چیف جسٹس اور چار ارکان سے مرکب ہر
دس ہزار آدمی کی ایک جمعیت کوتوالی برٹش نمونہ پر قایم ہوکر ایک یوروپین افسر کے
تحت مین رکھی گئی ہے - سر آسمان جاہ کے زمانہ مین تعلیم کے باب مین بھی بہت
کچھہ کیا گیا ہر - موازنہ تعلیمات مین ۴ لاکھہ روپیہ کی ایک نمایان رقم درج ہر - سرکاری
مدارس کی تعداد تین سو پچاس تک ہر - ان کے سوا بیالیس امدادی مدارس ہین
اور کل ۳۵ ہزار طالب العلم تعلیم پاتے ہین - ۱۸۶۷ء کے زمانہ بعید سے سر سالار جنگ نے

ایک علاقۂ تعلیم قرار دیا ہے اور اُس پر ایک انگریزی ناظم کو مقرر کیا تھا۔ مدارس عالیہ اور کالجون کو قایم کرنیکا ایک بڑا مطلب یہ تھا کہ جوان حیدرآبادیون کو تعلیم دیکر ملک کے انتظام مین شریک کیا جاسے تاکہ برٹش علاقہ جات سے غیر ملکی لیاقت کو دعوۃ دینیکی ضرورت نرہے۔ سر لیپل گریفن نے ان اور دوسری ایسی ہی شہادتون پر اشارہ تک بھی نہین کیا جو حیدرآباد ہی مین محدود نہین ہین اور جن سے ثابت ہوتا ہی کہ دیسی ریاستون مین برٹش نظیرون کا خمیر اٹھنے لگا ہی اور سب سے بڑے منتظم بھی خواب غفلت سے چونک کر اصلاح پر مایل ہوے ہین۔ مہدی علی نے اس معاملہ کا یہہ پہلو انگلنڈ کے پبلک کے سامنے رکھنے سی ایک خوشگوار کام کیا ہی کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو وہ (پبلک) سر لیپل گریفن کی تاریک اور بدنما تصویر کو ایک اجنبی چیز کی ٹھیک ٹھیک اور تصدیق شدہ شبیہہ خیال کرتی۔ اس کے سوا مہدیعلی نے اس غلط خیال کو دور کرنے سے کہ تمام دیسی رُوسا بوالہوسانہ زندگی مین دن گزارتے ہین حضرت ہند کا نفاستہائے کی وفادارانہ خدمت ادا کی ہے۔ ڈین سٹنڈنگ نے کسی ایک قابل یادگار موقع پر یہ پاکیزہ امید ظاہر کی تھی کہ ہندوستان کے رُوسا کبھی بوالہوسی کا جھنڈا بلند نکرینگے شاید اسکی دُھندلی یاد سر لیپل گریفن کے دماغ مین رہ گئی ہوگی اور اُسی سے اس مشکل امر مین جو کچھہ کہ انہونے بیان کیا ہی ایسا نازیبا زور لگایا ہوگا۔ حضرت نظام مدارالمہام کی مدد سے جو تمام سرکاری مہمات کے ذمہ دار ہین انتظام کے روزمرہ کامون سے فرصت پاکر صرف خاص کے تعلقات کے انتظام مین اپنا بہت سا وقت صرف فرماتے ہین جس کی وسعت بہت کچھہ ہے اور جس سے پچاس لاکھہ کی آمدنی وصول ہوتی ہے۔ ایسا مشکل فرض ادا کرنے مین کسی انگریزی ڈیوک کی تمام انتظامی لیاقت بدقت کافی ہوگی۔

اور دوسری جانب بھی نظام کو اتنی چستی اور سرگرمی ظاہر کرنیکا موقع ملتا ہے اور معتبر ذریعہ سے سنکر اطمینان ہوتا ہے کہ حضرت اس موقع سے بھی فایدہ اٹھاتے ہین فقط

ہمارا سماچار مطبوعہ ۴ نومبر ۱۸۸۹ء

ہم نے خوشی کے ساتھ سنا ہے کہ مسٹر مہدی علی نے سر لیپل گریفن کے حملون سے دیسی ریاستون کو بچایا ہے - ہم خوشی کے ساتھ دیکھتے ہین کہ دیسی ریاستون کے روشن دماغ لوگ اس نقصان کو سمجھنے لگے ہین جو سر لیپل جیسے بے پروا مقرر سے ممکن ہے - اُن کو ایسے حملہ کا نوٹس بروقت لینا چاہیے اور اُن کا جواب دینا چاہیے - وہی لوگ سب سے زیادہ موثر جواب دے سکتے ہین —

حیدرآباد رکارڈ

مطبوعہ ۴ اکتوبر ۱۸۸۹ء

ہمکو لندن سے تار ملا ہے کہ نائن ٹینتھ سینچوری کے رسالہ اکتوبر مین ایک لیڈنگ آرٹیکل چھپا ہے جسمین دیسی ریاستون کو سر لیپل گریفن کے سخت حملون سے بچایا ہے - اس آرٹیکل پر جسکے مصنف مہدی علی ہین بہت کچھ چرچا ہورہا ہے - حیدرآباد کی نسبت اس آرٹیکل مین ثابت کیا گیا ہے کہ جناب مدار المہام انتظام ملک کی طرف ایمان داری کے ساتھ

جو توجہہ فرمارہے ہین اُس سے آمدنی مین بڑا اضافہ ہوا ہے اور رعایا کی بہبودی مین ترقی ہوئی ہے - اس آرٹیکل مین یہہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ حیدرآباد کی تمام رعایا تہ دل سے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی وفادار ہے -

از اخبار دکن اسٹینڈرڈ مطبوعہ ۲۴ اکٹوبر ۱۸۸۹ع

ہوم نیوز لکھتا ہے کہ نائن ٹینتھ سنچوری مین نواب مہدیعلی کے آرٹیکل سے ہندوستان اور انگلستان دونون جگہہ دلچسپی پیدا ہوئی مگر جن لوگون نے یہ توقع کی ہوگی کہ سر لیپل گریفن کے مشرقی نکتہ چین اونپر ہشت مشت جایز رکھینگے وہ نا امید ہونگے - محسن الملک سر لیپل گریفن کے عام طور پر کہے ہوئے مضمون کی تردید کی کوئی کوشش نہین کرتے - وہ دانشمندی سے سر لیپل کی پیدا کی ہوئی تاثیر کا صرف کم کرنا چاہتے ہین - سر لیپل کی اسپیچ کو گرر مطالعہ کرنے سے کسی قدر شبہہ پیدا ہوتا ہی کہ اُنہون نے جو دیسی ریاستون پر ملزمہ قایم کیا تھا اُسمین ہندوستان کی سب سے بڑی دیسی ریاست کو کس حد تک شریک کرنا چاہا تھا سر لیپل کا منشا خواہ کچھہ ہی کیون ہو مگر نواب موصوف نے اس بات کے ثابت کرنے مین کوئی مشکل نہین پائی ہے کہ حیدرآباد ظلم اور ارتشا کا معدن نہین ہی - لیکن اُنہون نے یہ بھی ثابت کر دیا ہی کہ حیدرآباد کی ترقی اکثر اسوجہ سے ہوئی ہی کہ وہ انگلستان کے قدم بقدم چلا ہی اور ہوشیار یوروپین عہدہ دارون سے اُس نے مدد لی ہی - مگر نواب صاحب موصوف کا یہ بیان کسی قدر انمل بے جوڑ ہی - وہ کہتے ہین کہ سر لیپل گریفن نے جو تصویر کھینچی ہے وہ ۲۵ سال پیشتر کے حیدرآباد کے خط و خال سے مل سکتی ہی لیکن اسکے بعد وہ فرماتے ہین کہ پیمایش کا عمدہ کام صرف پندرہ سال کا ہی اور پچیس سال پیشتر حیدرآباد مین جیسا کچھہ انصاف ہوتا تھا اُسکی ایک نظیر لیتے ہین - حیدرآباد مین

ایک ہائی کورٹ مقرر کرنے کے پہلے تجویز صرف سترہ سال پیشتر کی تھی اور عدالتی انتظام
کی اصلاح و ترمیم پورے طور پر ۱۸۸۸ء مین ہوئی - اس کے سوا محسن الملک تسلیم کرتے
ہین کہ سر لیپل گریفن نے جو کچھہ کہا ہے وہ تلنگانہ کے حق مین راستی سے دور نہین ہے
لیکن سر لیپل گریفن نے یہہ ظاہر نہین کیا کہ کس عمدہ سرگرمی سے نظام اور انکے مدارالمہام
تمام ملک کو عمدہ سے عمدہ برٹش صوبہ کے موافق بنانیکی کوشش فرما رہے ہین - اسکے
ساتھہ نواب موصوف یہہ بات بھی خوب سمجھتے ہین کہ ابھی بہت کچھہ کرنا باقی ہے لیکن وہ
توقع کرتے ہین (اور ہر شخص جو نواب موصوف کا فنانس تعلیم - عدالت اور مالگزاری
اور دوسرے امورات کی نسبت قابلانہ ریویو دیکھے گا تسلیم کریگا) کہ اگر سر لیپل گریفن
حیدرآباد کی رزیڈنٹی قبول کرلیتے تو گو ان کی تیز نظر فوراً بہت کچھہ خرابیون کا پتہ لگاتی
تاہم وہ اپنی فیاضی اور منصف مزاجی سے سرکار نظام کی نیک نیتی اور ترقی و اصلاح
کی خواہش کے معترف ہوتے سر لیپل گریفن کا لکچر بے سود نہوگا اگر اس کا صرف
اتنا ہی اثر پیدا ہوا ہے کہ نواب موصوف نے جامع و مانع طور پر اس وفاداری جو ملکہ معظمہ
کا اظہار کیا ہے جو سرکار نظام بڑے بڑے امراء کے غور کرنے مین ظاہر فرماتی ہے فقط

از اخبار آزاد لکھنؤ مطبوعہ ۱۳ دسمبر ۱۸۸۹ء

"سر لیپل گریفن کے لکچر کا جواب" جو نواب محسن الملک بہادر نے لکھا ہے ہمنے اسکو
بہت غور سے دیکھا - محسن الملک نے جس قابلیت سے یہہ جواب لکھا ہے وہ انکی پولیٹیکل قوت
کے واسطے ایک ایسی شہادت ہے جسکا انکار آسان نہین - وہ کہتے ہین کہ سر لیپل گریفن نے
اپنا خیال جو ظلم اور بدنظمی کی نسبت ظاہر کیا ہے وہ شاید ۳۰ برس سے پہلے کی تصویر ہو - ہندو
رعایا پر ظلم کا الزام جو لکچرر نے حیدرآباد کے سر رکھا ہے اس سے صرف محسن الملک ہی نہین بلکہ

سوا انہون کے اور تمام زمانہ انکار کریگا - فی نفسہ ہندو رعایا کو جو عروج حیدرآباد مین حاصل ہوا وہ تمام دیسی ریاستون مین سے کسی ریاست کی ایسی رعایا کو نہین حاصل ہوا جو حکومت کے خلاف مذہب رکھتی ہو - چندولال کا دور دورا اور اُنکی قومی فیاضیون کے کارنامے سرلیپل گریفن کی اسپیچ نہین بہلا سکتی - آج بہی اراکین اور جاگیرداروں کی گنتی مین بڑے بڑے معزز اور با اختیار ہندو ملین گے - عام رعایا مین بہی نام کو قومی تمیز نہین ہے اور ایک ہی ترازو مین سب برابر تلتے ہین چاہیے وہ انصاف کی ترازو ہو چاہیے جبر کی محسن الملک نے تہذیب کو دخل دیا ورنہ وہ جواب مین انگلش پارٹی کے فتحانہ غرور اور اُنکی قومی تمیز کو اچھی طرح ثابت کرسکتے تہے جسپر کچھہ بحث فتح نواز جنگ نے لندن مین کی تہی -

محسن الملک نے ترقی کی تصویرون کا ایک مرقع دکھایا ہے جسمین محکمہ بندوبست اور اُسکے معقول نتیجون کی شکلین بہی ہین - وہ کہتے ہین کہ صرف ۲ ر ۲ پائی فی ایکر بندوبست کا خرچہ پڑا ہے جو انگلش گورنمنٹ کے خرچ کی مقدار سے کہین کم ہے - اسکا نتیجہ گو محسن الملک نے صاف الفاظ مین ظاہر نہین کیا کہ خرچ کیون اسقدر کم پڑا لیکن مدراس کے مقابلہ مین حیدرآباد کا بندوبست جلد ختم ہوا تو ہم یہہ نتیجہ نکالین گے کہ مستعدی نے خرچ کا بار گہٹا ہوا رکہا نہ یہ کہ ضروری مصارف مین کمی کی گئی ہو جیسا کہ اکثر دیسی ریاستون کی جانب گمان کیا جاتا ہے -

محسن الملک کہتے ہین کہ انگریزی حکومت کی رعایا نے بہی حیدرآباد کی سرزمین پر اکثر چھاونی ڈالی ہے - اگر یہان کی رعایا مظلوم ہوتی تو وہ مظلوم ہونے کو شوق سے کیون آتی کاش سرلیپل گریفن اسکا جواب دیتے لیکن وہ عمر بہر سوچین گے تب بہی اسکا کافی جواب نہ سوجہیگا - ممکن ہے کہ کثرت آبادی سے نقل سرزمین کی ضرورت بیان کیجاے مگر دکن کا ملک بلندی ہندوستان نہین ہے -

مسٹر ڈنلاپ کی رپورٹ ایک قومی ممبر کے لحاظ سے چاہے سر لیپل گریفن کیواسطے
قابل اعتبار ہو مگر ہم اُسکو کچھ بڑی عزت سے نہ دیکھینگے اس لئے کہ ہر محکمے کا افسر اپنے محکمے
کی رپورٹ مین خوب رنگ آمیزی کرتا ہے تو ہم یہ کہینگے کہ محسن الملک نے سر لیپل گریفن کی
آنکھون مین انہین کی قوم والے کے ہاتھون خاک جھونکی اور یہ ایک عمدہ پولیٹیکل چال تھی۔

قحط کے انتظام کی جو تصویر محسن الملک نے دکھائی ہے اسکے مقابلے مین انگلش گورنمنٹ
کے انتظام قحط کی تصویر ہمیشہ دھندلی نظر آنے لگی سوا دکن کے عموماً ہندوستانی ریاستین اس میدان
مین یورپ کی تمام سلطنتون سے بالادست رہینگی - انگلش گورنمنٹ پر قحط کی اُس فنڈ کا بڑا الزام
ہے جسکو لارڈ لٹن نے قایم کیا تھا اور گورنمنٹ نے اُسکا روپیہ دوسری ضرورتون مین خرچ
کر ڈالا۔ جس مین اعتراض ہوا تو وزارت ہند کی جانب سے یہ جواب دیا گیا کہ وہ روپیہ قحط
کی دقتون کو آسان کرنیکے واسطے ریلوی سامان کے بڑھانے مین صرف کیا گیا ہے عقل سمجھہ
سکتی ہے کہ یہ ڈھیلی پالیسی کا جواب فنڈ کے اصلی مقصد سے کہانتک متعلق ہے خصوصاً جب ہم
قحط کے فاقہ زدون کی حالت [illegible] کو دیکھین جنکو فنڈ کا بڑا
حصہ دیا گیا ہے۔

ہندوستانی ریاستون کے انتظام قحط کو جسے یورپین حکومتون کے انتظام قحط
سے بہتر تسلیم کیا تو اسکا منشا یہ نہین ہے کہ ریاستین انتظام کی قابلیت زیادہ رکھتی ہین
بلکہ ریاستون مین عموماً روپیہ خرچ کرنیکا مادہ بہت ہے یا ہے بیجا خرچ کا موقع سامنے آپڑے
چاہے بیجا خرچ کا۔ اگر بجای انتظام قحط کے کسی بیجا خرچ کا ولولہ ریاست حیدرآباد کو پیدا ہوتا تو
وہ اس رحم کے مقابلہ مین بیرحمی کرنے سے نہ چوکتی۔

محسن الملک کے اس قول کو ہم تسلیم کرتے ہین کہ نظام اسٹیٹ نے عدالتون کے ذریعہ سے

رعایا کے واسطے انصاف کا سامان مہیا کیا لیکن وہ سامان اُسوقت تک ادھورا رہیگا جبتک قانونی حکومت نہوگی اور قانونی حکومت اُسوقت تک نہین ہوسکتی جبتک لیجس لیٹیو کونسل نہو یہہ نبوّت کا زمانہ نہین ہے کہ عام رای شخصی قانون کے ماننے پر مجبور ہو جاے - ہماری رای مین ویسی ہی ایک کونسل خاص ہز ہائنس نظام کے تحت مین نظام اسٹیٹ کیواسطے قایم ہونی چاہیے جیسی لندن مین انڈیا کونسل ہندوستان کیواسطے قایم ہے اور یہی کونسل یعنی لیٹیو کونسل قرار دیجاے - اس کونسل سے علاوہ قانونی ضرورتون کے بے پروائی اور بے خبری کا الزام جو ہز ہائنس نظام کے سر رکہا جاتا ہے اور جس سے سوا عملی طریقے کے اور کوئی چیز انکو سبکدوش نہین کرسکتی اُس سے وہ سبکدوش رہینگے ممکن ہے کہ ایسی کونسل کے ممبر موجودہ ارکین مین سے منتخب کئے جائین تاکہ جدید تقرر سے خزانہ نئے عارضے مین نہ مبتلا ہو -

صوبہ اورنگ آباد مین دیوانی عدالتون کے علیحدہ ہونے پر بہی اس جواب مین فخر کیا گیا ہے مگر ہماری رای مین یہ کوئی فخر کی بات نہین ہے - جبکہ دکن مین حقوق کے مقدمات نہین ہین تو اور مقدمات پیچیدہ اور زیادہ نہین ہوسکتے - پہر دیوانی کے الگ ہونے سے اتنا ہی نتیجہ نکلا کہ خزانے مین ایک گہن اور لگا - ممکن ہے کہ دیوانی کی آمدنی اسکے خرچ کو کافی ہوئی ہو بلکہ اُسنے توفیر کا کچھ حصہ خزانے کو بھی دیا ہو - یہی ایک دلیل ہے جو اسکے علیحدہ قایم رہنے کے واسطے پیش کی جاسکتی ہے - لیکن اگر محکمہ دیوانی علیحدہ نہ کیا جاتا تو وہ روپیہ جو تنخواہون وغیرہ مین خرچ ہوا ہے بالکل خزانے کو نصیب ہوتا -

تعلیمی صیغے کے مصارف مین جو ترقی ہوئی ہے وہ بیشک فخر کے قابل ہے لیکن باوجود کثرت مصارف کے تعلیم کی کمی کو یاد دلا کے شاید شرم اُس گردن کو جہکا دے جو فخر سے بلند ہونے والی ہو اب تک تعلیم کے صیغے کا انتظام دکن مین ویسا اچہا نہین ہوسکا جیسا اسکو

ہونا چاہئے تھا تاہم کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا نہین بہتر ہے ۔

طبابت کی ترقیات مین کچھ شبہہ نہین اور چونکہ وہ یوروپین طبابت کے پیرایہ مین زیادہ پھیلی ہے اس لئے سر لیپل گریفن کے سامنے رعایا کی حفاظت کا ایک عمدہ فوٹو پیش کرسکتی ہے اگرچہ ہندوستان اس بات کا خواہان ہے کہ مغربی کو یوروپین طب اور فرسنات کے علاج کو یونانی طب سے لیکے جدید طب قایم ہونی چاہئے جیسا مصر اور قسطنطنیہ مین کیا گیا ۔ ہم نہین جانتے کہ دکن اس خیال مین کہانتک ساتھی ہے ۔ تاہم محسن الملک نے نظام اسٹیٹ کی جانب سے جو فخر کیا ہے وہ فخر بجا ہے خصوصاً کلوروفارم کی جدید تحقیقات پر جسکا عمدہ نتیجہ صرف ہندوستان ہی کو نہین بلکہ یورپ کو بھی شکر گذار بناکے چھوڑیگا ۔

محسن الملک نے ۱۸۵۲ء سے ۱۸۸۸ء تک کا ایک مختصر تختہ مداخل و مخارج کا دکھایا ہے جسمین ۵۷ لاکھ ۲ ہزار ۲۱۷ سے بڑھتے بڑھتے مداخل کی گنتی آخر مین ۳ کرور ۳۳ لاکھ ۲ ہزار ۱۶۰ روپئے تک پہونچی ہے ۔ اسی کے مقابلہ مین مخارج کی تعداد ہے جو پہلے ۴۷ لاکھ ۴۰ ہزار ۲۸۴ تھی اور آخر مین ۳ کرور ۱۵ لاکھ ۳۷ ہزار ۲۴۰ ہے ۔ اس تختے مین ۱۸۵۳ء سے ۱۸۸۸ء تک یعنی ۳۵ برس کا حساب زمانے کے سات حصون مین پیش کیا گیا ہے ۔ ان سات حصون مین ۱۸۶۵ تا ۱۸۶۹ء اور ۱۸۷۵ تا ۱۸۷۹ء یہ دو حصے ایسے ہین جنمین آمدنی سے زیادہ خرچ پڑا باقی پانچ حصون مین توفیر ہی توفیر رہی ۔ دو حصون کے زاید خرچ کی میزان ۵۳ لاکھ ۱ ہزار ۱۱۳۱ ہوئی اور پانچ حصون کی توفیر کا شمار ایک کرور ۹ لاکھ ۴۱ ہزار ۶۹۱ کو پہونچا اب ہم زاید خرچ کو توفیر کی رقم سے منہا کرین تو ۵۶ لاکھ ۲ ہزار ۵۸۰ روپیہ توفیر کا خزانے مین ہونا چاہئے ۔ اگر خزانہ ان توڑون سے معمور ہے تو ہم نہین جانتے کہ دنیا اسکو کیون دیوالیا کہہ رہی ہے ۔ قرض کا انبار کیون اسکے سر رکھا جاتا ہے اور سر آسمانجاہ نے دو کرور کے وعدہ کا

ڈنکا کیون بجایا - ہمارے معزز اور قابل ایرانی دوست نے فارسی مراسلہ مین سنہ ۸۵ تا ۱۸۹۹ء
کی توفیر جسکی گنتی صرف ۱۷ لاکھہ ۲۹ ہزار ۲۰ ۹ تک پہونچتی ہے محسن الملک کی تحریر کے خلاف
اپنا خیال ظاہر فرمایا تھا - جب ۱۷ سترہ توڑے انکو خزانے مین نہ ڈہونڈہے ملے تو چہین سکیڑے توڑنا
کے وہ کس سے پوچہن گے —

محسن الملک نے یہہ تو تحریر فرما دیا کہ "ان رقموں مین اسٹیٹ ریلوے و قرضہ کی مدات کی آمدنی
و خرچ شامل نہین ہے" اب ہم مسکرا کے اتنا پوچہتے ہین کہ کیون جناب! شراب کا ٹکس اسمین
شامل ہی یا نہین اور اگر ہی تو کتنا؟ اسٹیٹ ریلوے کا نام لیتے شرمانا چاہئے جسکا انتظام چلایے
نہ چل سکا اور آخر کمپنی کی قیمت کو پکی پکائی ہانڈی نصیب ہوئی - قرضے کا ذکر اور بھی جہپنے کے
قابل ہے اس لئے کہ توفیر کی بڑی بہاری رقم دکہائی گئی ہے محسن الملک کے پولٹیشن ہونے مین شک
نہین کہ وہ دو جملے لکہکے صاف ٹال گئے -

سر الیور سینٹ جان کا یہہ جملہ کہ " حیدرآباد ہندوستان کی تمام دیسی ریاستون سے
اول ہونے مین کچہہ بہت دور نہین ہے اگر تہذیب کے لحاظ سے ہنسانہ دے تو ایک دوراندیش
کے منہہ سے اتنا ضرور کہلا دیگا کہ قیامت کچہہ بہت دور نہین ہے - یہانتک کہ اسکو فرد اسکے
ساتھہ بولتے ہین - اول ہونا ممکن ضرور ہی لیکن ممکن ہونے سے یہ ممکن نہین کہ قریب ہونا تسلیم
کر لیا جائے - جسوقت کا انتظار ہو ہم نہین کہہ سکتے کہ اسوقت تک زمانہ کیا فیصلہ کریگا اس لئے
کہ وہان آپچ کی چال اکثر فراست اور دوراندیشی کے ہموار راستون سے الگ ہوتی ہی - یہہ شاید
اس مقام پر بیموقع نہو کہ ہم ہز ہائنس نظام کی اسپیچ کا مطلب پیش کرین اور یہہ دکہائین کہ انکا
کا پولٹکس اعلی دائرون مین بعض وقت کس قدر تعجب خیز ہوتا ہے - ہز ہائنس نظام نے شاہانہ
جہانداری کے بعد پرنس البرٹ وکٹر سے اپنی اسپیچ مین یہہ خواہش کی کہ وہ ہر مجسٹی قیصر ہند سے

اسکو خیر خواہانہ پیرایے مین بیان فرمائین کیا شان وشوکت کی دعوت کا مقصود یہی تھا ؟
محسن الملک نے حیدرآباد کے انتظام پر جتنا لکھا اسمین بہت کچھہ حق نمک ہی ادا کیا مگر اسمین
کچھہ شبہہ نہین کہ دوسرے الزام کا جواب انہون نے بڑی قابلیت سے دیا ہے۔ سرلیپل گریفن کو
بھوپال سے جلن نصیب ہوئی تو وہ تاؤ کھا کے اسلامی ریاستون بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمانون
کے حق مین انگارے اگلنے لگے۔ محسن الملک نے "ذکاوت" اور "مذہب کی زندہ قوت"
انہین دو اوصاف کو وفاداری کے اسباب مین گنایا ہے جنکو متعصب معترض نے اندیشے کے
اسباب مین گنا تھا۔ بھوپال کی پچھلی خرابیون کو ہم تسلیم کئے بیٹھے ہین مگر حیدرآباد نہ کبھی گورنمنٹ
کی اطاعت کے راستے سے بہکا اور نہ اسکی بہکنے کا دہڑکا ہے۔ اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ عموماً
دیسی ریاستون کا انتظام نادان لڑکون کے گیند دہڑکے سے مشابہ ہے مگر انکی فطرت مین
گورنمنٹ کے خلاف شورش کا مادہ شاید ہی کہین تھا یا شاید ہی کہین ہو۔ محسن الملک نے
دنیا مین سوا روس کے اور کسیکو انگلستان کی ٹکر کا نہین پایا اور یہہ بہت صحیح ہے۔ پھر یہہ
ظاہر ہے کہ دنیا مین روس سے زیادہ مسلمانون اور مسلمانون سے زیادہ روس کا کوئی دشمن
نہین ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ ہندوستان مین جہلاء کا طبقہ ایسا بھی ملیگا جو لوٹ مار کی
طمع مین سلطنت کا انقلاب چاہتا ہو لیکن عقلاء انگلش حکومت کو ہندوستان مین اسقدر غنیمت
جانتے ہین جسقدر وہ دنیا مین اپنی زندگی کو غنیمت جانتے ہین۔ اس اعتراض کا جواب
محسن الملک نے جس قابلیت اور جن عمدہ دلایل کے ساتھہ دیا ہے اسکا شکرگذار صرف دکن ہی کو
نہین بلکہ تمام مسلمانون اور تمام دیسی ریاستون کو ہونا چاہئے۔ انگلش گورنمنٹ ایسی نادان
نہین ہے جسپر سرلیپل گریفن کا منتر چلجاے۔ وہ خوب جانتی ہے کہ دیسی ریاستون اور گورنمنٹ
مین فوجی اتحاد کی بنا صرف ہز ہائنس نظام کے جیتے پڑی جنہون نے سب سے پہلے نیند سے چونک کر ۲۰ لاکھ

آپ ہی آپ قبول کئے گئے ۔

"مفسدون کی سرکوبی" پر مسٹر لیپل گریفن گورنمنٹ کو جا ہین جسقدر شہ دین ۔ ہمکو زبان
پکڑنے کی کوئی وجہ نہین ہے ۔ ہم نہین جانتے کہ محسن الملک نے صرف نیشنل کانگرس کے کہاتے
سر لیپل گریفن کے اس خیال کو کیون اوتارا ۔ وہ جلے کو عام رہنے دیتے اور کچھہ نہ بولتے تو لینے
سے کہین بہتر ہوتا ۔ سر لیپل گریفن ایک بار کہین تو ہم لاکھہ بار کہین گے کہ جو مفسد ثابت ہو
گورنمنٹ اسکی سرکوبی سے ایک لمحہ بھی نہ چوکے ۔

سر لیپل گریفن نے دیسی ریاستون کے یوروپین عہدہ دارون پر حملہ کیا ۔ اور
محسن الملک نے انکی حفاظت کیواسطے حملہ کرنے والے کے مقابلے مین قلم سنبھالا ۔ محسن الملک کی
تحریر مین جہان کہین یوروپین عہدہ دار کا نام آگیا ہے وہان وہ ہندوستانی حکمت عملی سے
کام لے گئے ہین ۔ ہم اس حکمت عملی کو ایسے پولیٹکل جواب مین محسن الملک سے معزز پوزیشن اور
ایک اعلی دیسی ریاست کے اعلی عہدہ دار کیواسطے ضروری خیال کرتے ہین اگرچہ ایک
ہم ہی نہین بلکہ بہت بڑا حصہ غور سے دیکھنے والون کا ہندوستانی ریاستون مین گوری
رنگتون کی اچہائی کا قایل نہین ہے اور گو تہذیب نظام سٹیٹ کے اراکین کے منہ بند
کر دے مگر ہمارا قلم حیدرآباد کے کرنل مارشل اور بھوپال کے کرنل وارڈ کو یاد دلانے سے
نہین باز رہ سکتا ۔ اس موقع پر ہمکو یہہ کہنا پڑتا ہے کہ حیدرآباد مین یوروپین والون اور
ہندوستانیون مین جو اتحاد بیان کیا گیا وہ اس قابل نہ تھا کہ محسن الملک اسکو بطور فلسفیانہ
دلیل کے پیش کرتے حیدرآباد مین یوروپین ہندوستانی ریاست کے ملازم کی حیثیت
سے بسر کر سکتے ہین اور وہان غلامی کا نشہ انکے دماغ کے اس پاس نہین آنے پاتا جو
انکو انگلش حکومت کے انگریزون کی طرح متوالا بنائے تاہم تجربہ اس بات کی شہادت

لیتا ہے کہ دکن مین نیلی آنکھون نے کالی آنکھون کی سلف رسپکٹ پر بہت کچھہ غلبہ حاصل کرلیا
دکن کان کمپنی کے معاملے مین محسن الملک نے سرلیپل گریفن کو ایسا اچھا جواب دیا ہے
جس سے بڑہکر شاید ممکن نہ تھا - اُنکو لندن کے پرو موٹر یاد دلا دیے ہین جنکی صورتون کے
سے شاید سرلیپل گریفن کی گردن جھک جاے - بشرطیکہ وہ غیرت والے ہون - یقیناً دکن
کان کمپنی سے بڑہکر ہندوستان کا کوئی معاملہ ایسا نہین ہوا جسمین لندن کے ایمان دار اچھی
طرح بلند نامی کے جھنڈے پر چڑہے ہون - اچھا ہوا کہ سرلیپل گریفن کے جیتے انہین کی بدولت
قوم کو ایک جرکا نصیب ہوا -

سرلیپل گریفن نے ہندوستانی رئیسون کے خراب طرز معاشرت اور ملکی انتظام سے
انکی بے پروائی اور غفلت کا نقشہ کھینچا تو محسن الملک پر اُسکے بگاڑنے کا خیال فرض ہوا -
لیکن سرلیپل گریفن نے نقشے مین ایسا پکا رنگ بھرا ہے جو کسیکے بگاڑے نہین بگڑ سکتا -
رنگ کو جو پختگی حاصل ہے وہ سرلیپل گریفن کے قلم کی سیاہی سے نہین حاصل ہے بلکہ دیسی رئیس
جس رنگ مین شرابور ہین سرلیپل گریفن نے اسیکو نقشے مین دکھایا ہے - محسن الملک نے
ہز ہائینس نظام اور دکن کی حفاظت مین جیسا جواب دیا ہے انکو ایسا ہی جواب دینا چاہیے
تھا اور اگر کسی دوسری ریاست کا کوئی رکن جواب دیتا تو وہ بھی اپنے فرمان روا کی یونہی
حفاظت کرتا - لیکن اور ریاستون نے خاموشی پسند کی تو اس شرمناک خاموشی کے تین ہی
اسباب سمجھ مین آسکتے ہین - یا تو سوا حیدرآباد کے اور ریاستین سرلیپل گریفن کے
خیالات کو تسلیم کر بیٹھین - یا انمین اور اُنکے ارکان مین جواب دینے کی قابلیت نہین ہے
یا وہ اس قدر غافل ہین کہ کانوینل انسٹیٹیوٹ مین اُنپر جو وار ہوا اسکی خبر بھی انکو نہین ہوئی
پولیٹیکل رفتار اور دور اندیشی کی عقل تو یہی چاہتی تھی کہ تمام اسلامی ریاستون کی

آوازین حیدرآباد کی آواز کے ساتھہ سر لیپل گریفن کے بیباکانہ خیالات کے خلاف ہندوستان سے لندن تک گونج جائین لیکن اتنا دماغ کہان ! بہاولپور اور بہوپال کے بولنے کا خاص موقع تہا جنکے نامون سر لیپل گریفن نے بم کے گولے برسائے ہین مگر انکے کانون تک شاید دہماکے کی آواز ہی نہ پہونچی ہو — کیا اس سے بڑہکر محسن الملک کو دیسی ریاستون کی غفلت اور بے پروائی کی اور کوئی شہادت چاہیئے ؟ —

سر لیپل گریفن نے ہندوستانی والیان ملک کے ساتھہ جو عام خیال ظاہر کیا ہے ہمکو اس سے اتفاق کرنے مین ذرا ہی تامل نہین ہے — شاید ہندوستان مین طرز حکومت کا حاصل اتنا ہی سمجھہ لیا گیا ہے کہ گنگہرؤن کی چھم چھم سے کسی ملکی ضرورت کی آواز کے واسطے کانون مین گنجایش نہ باقی رکہی جاے — سر لیپل گریفن کا سامنا ہی اتنی سی ہے اس بحث کو آج بے موقع خیال کیا اور کچھہ سوچ سمجھکر کسی دوسرے وقت کے واسطے اٹھائے رکہتے ہین — ہمکو ہز ہائنس نظام کی جانب سے بالکل نا امیدی ہی نہین ہے — ممکن ہے کہ وہ ابہی کروٹ بدلین — اسی بنا پر ہمنے ایک جگہہ یہہ راے پیش کی کہ سوا عملی برتاؤ کے کوئی دوسری تدبیر ایسی نہین ہے جو ہز ہائنس نظام کے دامن سے غفلت اور بے پروائی کا دہبا دہو سکے اور عملی برتاؤ کے واسطے تمام انتظامون سے بڑہکر اس انتظام کی ضرورت ہے کہ ہز ہائنس نظام ایک کونسل آف اسٹیٹ قایم فرمائین —

یہہ بحث کسیقدر طویل ہوگئی مگر اسکی طوالت بہی دلچسپی سے خالی نہین ہے ہمنے اسکو بہت کچھہ اختصار کے شکنجے مین کہینچا تہا لیکن سر لیپل گریفن اور محسن الملک دونون لائق مدبرون کا سامنا تہا — آخر مین اتنا اور کہنا چاہئے کہ گو ہمکو کسی جزو سے اتفاق اور کسی سے اختلاف ہو مگر مجموعی حیثیت سے حوادث مین جو قابلیت محسن الملک کے دماغ اور قلم نے